ساحلوں پہ چل کے

گل مرہ رُستم

گل مرہ رُستم

ساحلوں پہ چل کے

تحریر

گل مرہ رُستم

ملکے   نیلے پانیوں پر بنے لکڑی کی روش پر وہ چلتا ہوا اپنے واٹر وِلا کی طرف جا رہا تھا ہوا سے اسکے قدرے بڑھے ہوئے بال اڑ اڑ رہے تھے جن پر اُس نے ملکے   سے سلور ہائی لائٹس کروا رکھے تھے کسرتی بازو جم جانے کا پتہ دے رہے تھے وہ اپنے وِلا کے سامنے پہنچا ہی تھا کے پیچھے سے ایک نسوانی آواز آئی۔

“tonight plan the whats Amr”

ایک بہت ہی خوبصورت برٹش لڑکی اسکے پیچھے تیز تیز چلتے ہوئے ہانپتے ہوئے اُس تک پہنچی ۔

“سوری ایمبر آج میں بہت تھکا ہوا ہوں مجھے آرام کرنا ہے” وہ واقعی میں سارا دن ڈائیونگ کر کے تھک گیا تھا اس لیے اب کسی بھی نائٹ کلب جانے کی اس میں ہمت نہیں تھی ایمبر تھوڑی مایوس ہوئی لیکن اوکے کہتی پلٹ گئی مالدیوز آئے اسے آج دوسرا دن تھا یونیورسٹی سے فارغ ہو کر کچھ دن وہ آرام سے انجوائے کرنا چاہتا تھا اور اسکے بعد اُسے بابا اور بھائی کے ساتھ بزنس میں ہاتھ

بٹانا تھا اِسی لئے وہ یہ کچھ دن دوستوں کے گروپ کے ساتھ مل کر انجوائے کرنا چاہتا تھا۔

❖❖❖

ساتھ والا وِلا دو دن سے خالی تھا آج اُسے اس میں کوئی ہلچل محسوس ہوئی وہ ڈنر کر کے وِلا کے بیرونی حصے میں آکر سن چیئر پر بیٹھا سگریٹ پھونکنے لگا جب اسے کسی کے گانے کی آواز آئی ایک نسوانی آواز شاید ساتھ والے وِلا میں جو آئے تھے انھی میں سے کوئی تھی لیکن بہت ہی خوبصورت آواز تھی اور اتنا خوبصورت گا رہی تھی کوئی انڈین گانا تھا شاید لیکن بول تو اردو تھے۔

عداوتیں تھیں

تغافل تھا

رنجشیں تھیں مگر

بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا

بے وفائی نہ تھی

دونوں وِلاز کے بیچ میں ایک لکڑی کا پارٹیشن تھا جو دونوں کو الگ کرتا تھا اور وہ وِلا کے بیرونی حصّے میں بیٹھا تھا جہاں ایک چھوٹا سا سوئمنگ پول تھا جس کے پاس دو سن چیئرز اور اوپر کنوپی لگی تھی وہ اٹھا اور لکڑی کے پارٹیشن کے پاس جا کر کھڑا ہوا درز سے دیکھنے کی کوشش کی بس اتنا دیکھائی دیا کہ وہ بیٹھی ہاتھ میں پینٹنگ برش تھا اور بال ایک طرف گرے تھے کینوس پر پینٹ کرتے گُنگُنا رہی تھی چہرہ وہ نہ دیکھ سکا وہ اُسکی آواز میں اتنا کھویا کہ جب خیال آیا کہ وہ ایک لڑکی کو تاڑنے والی بے حد غیر اخلاقی حرکت کر رہا ہے تو بے اختیار پیچھے ہوا وہ ٹھرکی تو نہیں تھا واپس وِلا کے اندر گیا اور بیڈ پر ڈھیر ہو گیا وہ آج بہت تھک چکا تھا۔

❖❖❖

صبح آنکھ جلدی کھلی تو وہ ناشتہ کرنے ریزورٹ کے ریسٹورنٹ میں آیا سیاحوں کا ناشتہ عموماً پیکج کے ساتھ مفت ہوتا ہے اس لیے صبح ریسٹورنٹ میں رش تھا اور سارے ٹیبل بھرے تھے پہلے اس نے سوچا لوٹ جائے اور وِلا میں ناشتہ منگوا لے کیونکہ انہیں تھوڑی دیر تک پیرا گلائیڈنگ کے لیے نکلنا تھا ایمبر اور باقی گروپ

ناشتہ کر کے تیار ہونے گئے تھے اس نے ناشتہ لیا اور سمندر کے بالکل پاس ایک لڑکی اکیلی ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی اس طرف گیا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟ باقی کوئی ٹیبل خالی نہیں" اس نے انگریزی میں اجازت مانگی لڑکی نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا پھر اطراف میں نظر دوڑائی واقعی ساری جگہ بھری ہوئی تھیں۔

"شیور" اس نے کندھے اچکا کر کہا ہلکے گلابی رنگ کی اے لائن قمیض اور کُھلا ٹراؤزر ساتھ ہم رنگ دوپٹہ لمبے بالوں کو آدھا کیچر میں باندھ رکھا تھا آنکھیں گہری بھوری بہت ہی نازک گورا چہرہ اتنے ہی نازک ہاتھ جن میں بریسلٹ پہنا تھا جس میں فلسطین کا نقشہ بنا تھا امر نے شارٹس پہنے تھے اور آدھے بازو والی شرٹ جس سے اسکے بازو پر بنا ٹیٹو جھلک رہا تھا اسکا لمبا قد اور گہری سیاہ ہنٹر آنکھیں اُسے بہت جاذبِ نظر اور پر کشش بناتی تھیں گیلے بالوں کو سر کے پیچھے جمائے وہ ٹیبل پر بیٹھا حورین اپنے ناشتے میں پھر سے مصروف ہوئی اور امر بھی بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا تبھی حورین کا فون بجنے لگا فون اٹھا کر اس نے کان سے لگایا۔

"جی امی میں آگئی ہوں ناشتہ کرنے" وہ مسکرا کر کہنے لگی "ہم تھوڑی دیر بیچ پر ٹہلوں گی پھر چلینگے" فون بند کر کے اس نے کافی کا کپ ہونٹوں سے لگایا۔

"well sing you" امر ناشتہ کرتے ہوئے مصروف سا بولا۔

حورین کا ہونٹوں تک کپ لیجاتا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا اور اسکی بھنویں حیرت سے ابھریں۔

"جی" اسے لگا اس نے غلط سنا ہے۔

"کل رات آپ گا رہی تھیں ناں" امر نے استفسار کیا دیکھنے والی بات گول کر گیا کہ وہ اسے ٹھرکی سمجھے گی۔

"کیا میری آواز بہت اونچی تھی" اس نے پریشانی سے پوچھا اس کی پریشانی دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔

"میں نے تو سنا آپکے بالکل ساتھ والے وِلا میں تھا میں" امر نے جوس کا گلاس منہ تک لے جاتے کندھے اچکا کر کہا۔

"اف یار" وہ منہ ہی منہ بڑبڑائی امر نے اسکی کوفت نوٹ کی۔

"انڈین گانے پسند ہیں آپکو" امر جوس پیتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"میں انڈین گانے نہیں سنتی وہ تو پاکستانی گانا ہے" وہ سمندر کی لہروں کو دیکھتے بولی باہر دسمبر کی سنہری دھوپ چمک رہی تھی اس مہینے میں یہاں کا موسم بہت زبردست ہوتا ہے کافی ختم ہوگئی تو وہ اپنی جگہ سے بیچ پر ٹہلنے اٹھی ساتھ امر بھی اٹھا کہ اُسے اپنے دوستوں کو دیکھنا تھا کہ تیار ہوئے کہ نہیں۔

وہ بھی بیچ پر آکر روکا حورین آگے تھی اور وہ پیچھے ساتھ وہ کال کر کے سب کو جلدی آنے کا کہہ رہا تھا حورین پانی پر چلنے لگی سمندر کی لہریں اسکے پیروں سے ٹکرا کر واپس چلی جاتیں ہوا سے اسکے بال اڑے جا رہے تھے جب اس نے دیکھا کہ اسکے پیروں کے پاس ایک سیپ پڑا ہوا ہے اس نے جھک کر سیپ اٹھایا اور کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ بغیر چھری کے کھلنے والا نہیں تھا امر فون پر بات کرتے ہوئے اُسے سیپ کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھنے لگا پھر آگے بڑھا اپنے بیگ سے ایک چابی چین نکالی جس میں ایک چھوٹی سی چھری ننھی تھی۔

"ادھر دیں" اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا حورین نے اسکے ہاتھ میں سیپ رکھا اس نے کاٹ کر کھولا تو اس کے اندر ایک موتی چمک رہا تھا "ہا" حورین اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی "واؤ کتنا پیارا ہے نا" موتی اٹھا کر وہ دیکھنے لگی امر مسکرایا اور سر ہلایا تبھی ایمبر اور اسکا گروپ آیا اور اسے ایک لڑکی کے ساتھ کھڑے مسکراتے سب نے دیکھ لیا تھا اور اس بات کے تو سب گواہ ہیں کے امر جعفر ان لڑکوں میں سے تھا جو خود سے کبھی کسی لڑکی کے پیچھے نہیں گیا ایمبر کے ساتھ اتنے سالوں کی دوستی میں بھی ہمیشہ ایمبر کو ہی ہر چیز میں پہل کرنی ہوتی تھی اور ابھی امر کو کسی اور کے ساتھ مسکراتا دیکھ کر اسکا دل بھی ڈوبا تھا یہ سچ ہے عورت جس سے محبت کرتی ہے اسکی ایک نگاہِ غلط بھی کسی اور پر برداشت نہیں کر سکتی خیر اس وقت تو یہ کڑوا گھونٹ پی کر وہ جانے کے لیے تیار تھی۔

❖❖❖

حورین اپنے خاندان کے ساتھ مالدیوز آئی تھی اُسکے امّی ابو اسکا چھوٹا بھائی اور چچا چچی اور انکے دو بیٹے وہ لوگ مالدیوز پہلی بار آئے تھے اور حورین کو یہ جگہ بہت پسند آئی تھی حوریں ۲۳ سال کی تھی جبکہ یوسف ۲۰ سال کا تھا اور اسکے چچا زاد

بھائی حنان ۱۵ سال کا اور بڑا زایان ۱۸ سال کا تھا حنان اور زایان کا آدھا دن لڑنے میں گزرتا تھا جبکہ یوسف کا آدھا دن حورین کو چڑانے اور تنگ کرنے میں گزرتا تینو لڑکوں کی خوب یاری دوستی بھی تھی تو حورین کبھی کبھی انکی دوستی سے جل بھن کے ماں اور چچی سے لڑتی کہ ایک بہن یا کزن اس کے لئے بھی پیدا کرتے اسے اکیلا پن تو محسوس نہ ہوتا یہاں آئے انکو دوسرا دن تھا سارے دن کے نکلے شام میں ہی واپس آئے سارا دن بوٹنگ کی فشنگ کی ایک دوسرے دو یپ گئے مالدیوز ایک جزیروں کا مسلمان مُلک تھا یہاں کی ۹۹ فیصد آبادی مسلمان تھی اور دنیا بھر کے سیاح یہاں آتے تھے یہ ایک جزیرہ نہیں بلکہ سینکڑوں چھوٹے جزیرے تھے جن میں سے ایک وہ ریزورٹ تھا جس میں وہ فِلحال رہائش پذیر تھے فیراویرا ریزورٹ ایک جزیرے پر مشتمل تھا اور جو وِلا انہوں نے بک کروائے وہ پانی کے اوپر لکڑی کے بنے تھے سارا دن پانیوں پر گھومنے کے بعد وہ واپس ریزورٹ آئے تو سب پہلے کھانا کھا کر سونے نکلے لیکن حوریں پہلے نہا دھو کر فریش ہوئی پھر کھانے کو ریسٹورنٹ تک آئی ملکے فیروزی رنگ کی گھٹنوں سے اوپر آتی قمیض اور اسکی نیچے کھلا ٹراؤزر اور ایک پرنٹڈ سکارف جس میں مختلف رنگوں

کے پھول بنے تھے گردن کے گرد باندھے کھلے بالوں کے ساتھ بیٹھی اپنے لئے کھانا آرڈر کر رہی تھی جب امر اور اسکے دوست بھی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے اُنکا گروپ پانچ لوگوں پر مشتمل تھا امر ایمبر گبریل اسحاق اور لوسی یہ سب یونیورسٹی فیلوز تھے یونیورسٹی آف آرکیٹیکچر اسپین میں ایک ساتھ گریجویٹ کیا تھا تبھی سب کی گاڑھی چھنتی تھی یونیورسٹی ختم ہوئی تو ہر کسی نے اپنی زندگی میں مگن ہوجانا تھا اور اور جب حقیقی زندگی کے تجربے شروع ہوتے ہیں تو اپنا ہوش نہیں رہتا دوستیاں کون نبھائے ابھی بھی سب باتوں میں لگے تھے کہ امر کی نظر حورین پر پڑی وہ کوئی کورین ڈرامہ دیکھ رہی تھی جس میں وہ اتنی منہمک تھی کہ کسی طرف ہوش نہیں تھا امر کی آنکھوں کا ارتکاز تھا کہ حورین چونکی اور امر کی طرف دیکھا لیکن وہ پہلے ہی نظروں کا زاویہ بدل چکا تھا کھانا آیا کھانا کھایا گیا پھر حورین باہر آئی اور سمندر کنارے چلنے لگی اسکے بال ہوا سے اُڑ رہے تھے اور ہوا اسے بہت ٹھنڈی لگ رہی تھی۔

"آپ کچھ بھول آئی ہیں" امر نے پیچھے سے آواز دی وہ مڑی تو اسکے ہاتھ میں اُسکا موبائل ہوا میں لہرایا

"اف میں یہ ہر جگہ بھول کیوں جاتی ہوں" وہ خود کو کوستی امر تک آئی اور اس سے فون لے لیا۔

"تو کیا یہ پہلی بار نہیں" امر نے حیرانی سے پوچھا

"نہیں بہت بار ہو چکا ہے ایسا لیکن یہ کبھی گما نہیں ہے" حورین نے کاندھے اُچکائے اور ساحل پر چلنے لگی کہ اسکا وِلا تھوڑے فاصلے پر تھا وہ بھی ساتھ چلنے لگا۔

"تو کیا کرتی ہیں آپ؟" اس سے بات برائے بات کرنے کا دل چاہ رہا تھا پتہ نہیں کیوں شاید حورین کی شخصیت میں ایک طرح کی سادگی اور معصومیت سی تھی جو شاید آج کل اسے دیکھنے میں بہت کم ملتی تھی۔

"میں ایم بی اے کر رہی ہوں اور شوقیہ فوٹوگرافی بھی کرتی ہوں اور آپ کیا کرتے ہیں"۔

"میں اپنے شوق پورے کرتا ہوں" حوریں نے اُسکی طرف دیکھا۔

"واؤ امپریسیو لیکن زندگی شوق پورے کرنے سے تو نہیں گذرتی نہ"۔

"میری موم کی کی طرح بول رہی ہیں مس؟" امر نے ساتھ قدم ملاتے ہوئے پوچھا۔

"حورین ہمایوں اور آپ" حورین نے سامنے آتے وِلاز کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ اب ولاز کے بالکل نزدیک پہنچ گئے تھے۔

"امر سلمان جعفر" امر نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"واؤ کول نیم" امر ہنس دیا وِلا پُہنچ چکے تھے اور امر کے وِلا کے سامنے ایمبر کھڑی تھی انہیں ہنستا مسکراتا دیکھ کے اُسے آگ ہی تو لگی تھی۔

"میں کب سے کھڑی تمہارا انتظار کر رہی ہوں امر" حورین کو سراسر نظر انداز کئے وہ امر سے بولی حورین بنا اَثر لیے اپنے وِلا کے اندر چلی گئی۔

"تم کیوں میرا انتظار کر رہی ہو ایمبر میں نے تو وہیں گڈ نائٹ بول دیا تھا" امر ملکے لہجے میں کہتا کارڈ سوائپ کر کے اپنا دروازہ کھولنے لگا پہلے تو وہ کچھ بول نا سکی پھر امر شارٹس کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اس ہی کی طرف دیکھنے لگا۔

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے" وہ مسکرا کر کہنے لگی آنکھوں میں ایک الوہی چمک تھی۔

"ہاں بولو میں سن رہا ہوں" کہتے ہوئے اپنی جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکل کے سگریٹ سلگائی اور کش لینے لگا۔

"یہاں نہیں اندر چلو" ایمبر جُھنجُلا کر بولی وہ آنکھیں چھوٹی کر کے ایمبر کو دیکھنے لگا پھر سر ہلا کر ہنسنے لگا

"دیکھو ایمبر میں ون نائٹ اسٹینڈ کو اپریسیٹ نہیں کرتا اور امید کرتا ہوں تم بھی یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو وی آر جسٹ فرینڈز صبح ملیں گے گڈ نائٹ" کہتا وہ اپنے وِلا کے اندر چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا ایمبر کتنی دیر تک وہیں کھڑی اپنی عزتِ نفس کی دھجیاں بکھرے دیکھتی رہی اسکی محبت میں وہ خود چل کر آئی اور اُسی نے ٹھکرا دیا گرم آنسو اسکے گالوں سے بہنے لگے۔

❖❖❖

آج انہیں وُدھو آئلینڈ جانا تھا اس لیے امر اور اسکا گروپ تیار ہو کر بوٹ کے سامنے آکر رُکے تھے یہ ٹرپ ریزورٹ کی طرف سے تھا تو دوسرے سیاح بھی جانے کے لیے تیار تھے کہ حورین اور اسکی فیملی بھی وہیں آ گئے یوسف حنان اور زایان مسلسل حورین کو چڑائے جا رہے تھے۔

"حور آپی آج تو ہم ڈائیونگ کریں گے بہت مزہ آئے گا لیکن آپ کو کیا معلوم "زایان دانت نکالے یوسف کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگا حورین سفید شرٹ اور جینز کے اوپر پیروں تک آتا شرگ اور گلابی ہوائی چپل پہنے ہوئے تھی اور آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ لگائے بال پشت پر کھلے چھوڑے تھے جو ابھی بھی ہوا سے اُڑ رہے تھے وہ آگے جا رہی تھی اور تینوں لڑکے اسے چڑاتے اسکے پیچھے کیوں کہ حورین کو تیرنا نہیں آتا تھا اور کبھی کسی نے سکھایا بھی نہیں لڑکوں کو تو باقاعدہ ٹرینر رکھوا دیا تھا اور اسے اس بات کا اب شدت سے احساس ہو رہا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی تم لوگ منہ توڑ دونگی تم تینوں کا کر لو گے پھر اچھے سے ڈائیونگ "تیزی سے مڑ کر انگلی اٹھا کر دانت پیستے ہوئے وارننگ دی لیکن وہ کہاں باز آنے والے تھے۔

"ہائے سوئمنگ سیکھ کر میں نے تو اپنی پشتوں پر احسان کیا ہے لیکن حورین ہائے بیچاری "یوسف سینہ مسلتا ہوا بولا۔

"امی دیکھیں اس بدتمیز کو" وہ روہانسی ہو کر ماں کی مدد مانگنے لگی۔

"اوہو یوسف ابھی اگر کچھ بولے تو یہیں چھوڑ دونگی تمہیں بتا رہی ہوں مت ستاؤ اپنی بہن کو" شائستہ کی تنبیہ سے وہ چپ تو کر گئے لیکن آنکھوں ہی آنکھوں اشارے ابھی بھی جاری تھے حورین ان سے بالکل الگ آکر بوٹ کے پاس بیٹھ گئی امر دُور کھڑا یہ کاروائی دیکھ کر زیرِ لب مسکرایا۔

بوٹ چلنے میں ابھی پانچ دس منٹ تھے اس لئے سب سوار ہونے لگے حورین احتجاجاً ان سے دور جا کر بیٹھی اور منہ بھی دوسری طرف پھیر لیا امر اور اسکا گروپ اُسی طرف آکر بیٹھے سب کو لائف ویسٹ پہنا دی گئیں اور سفر شروع ہوا امر حورین کے بالکل پیچھے بیٹھا تھا حورین کی ساتھ والی کرسی پر لوسی بیٹھی تھی جبکہ امر کی ساتھ والی سیٹ پر ایمبر بیٹھی تھی لُوسی انگریزی میں حورین سے باتیں کرتی رہی ان دونوں میں کل رات کے بعد کوئی بات نہیں ہوئی تھی امر چلتی کشتی

اور پیچھے بہتے پانیوں کو دیکھ رہا تھا دھوپ چھاؤں کا موسم تھا کبھی ہلکے بادل آجاتے کبھی دھوپ امر آگے کو ہو کر نیچے پانی میں دیکھنے لگا جب ہوا سے حورین کے لمبے بال اُڑ کر اُسکے چہرے سے ٹکرانے لگے اس نے آنکھیں بند کر کے اسکے بالوں کو اپنے چہرے پر محسوس کیا کوئی اور ہوتی تو شاید وہ اُسے ٹوک دیتا کہ اپنے بال سمیٹو میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں وہ اپنی حالت پر حیران ہوا تین چار گرل فرینڈز بھگتانے کے بعد ہر لڑکی کا یہی رونا تھا کے وہ رومینٹک نہیں تھا انہیں ٹائم نہیں دیتا تھا اب ایمبر کو بھی اس نے کوئی آسرا نہیں دیا تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا آخر میں اسکا بھی یہی رونا دھونا ہوگا ودھو آئلینڈ پہنچے تو سب اترے اور ڈائونگ کی تیاری کرنے لگے یہ ایک الگ جزیرہ تھا یہاں پر ریزورٹ تو نہیں تھا لیکن یہاں بھی ریسٹورنٹ بنے تھے ڈیپارٹمنٹل سٹور بھی تھا ہر انتظام تھا بیچ کے سامنے سن چیرز لگی تھی جس کے اوپر کنوپی لگی ہوئی تھی سب ڈائیونگ کرنے گئے تو امی بابا الگ سے واک پر نکلے وہ وہیں اپنے بیگ سے پینٹنگ کا سامان نکال کر رکھنے لگی اور ساتھ گنگنانے لگی

وہیں اپنے لیے کھانا منگوایا اس نے اس نظارے کی پینٹنگ بنائی جو بہت پیارا لگ رہا تھا۔

"پینٹنگ سے زیادہ اچھی آپکی سنگنگ ہے" وہ پیچھے سے آکر بولا وہ جو پینٹنگ کو آخری ٹچز دے رہے تھی رک گئی۔

"مجھے لگا میں اکیلی ہوں" اُسے بہت خفّت محسوس ہوئی۔

"تو آپ صرف اکیلے میں گاتی ہیں"اس نے ساتھ والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا حورین نے اسکی طرف دیکھا سفید رنگ کے پرنٹڈ بٹنوں والے شرٹ اور گھٹنوں تک آتے شارٹس اور آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ پہنے اسکے بڑھے ہوئے بال جن میں کچھ سلور ہائی لائٹس تھیں گیلے اور بکھرے تھے بلاشبہ وہ بہت ہینڈسم تھا حوریں نے اُسے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

"کچھ شوق صرف اپنے لیے ہی ہوتے ہیں آپ ڈائیونگ کرنے نہیں گئے" حورین نے اپنی پینٹنگ سکھاتے ہوئے پوچھا۔

"گیا تھا لیکن کچھ مسنگ لگا تو جلدی آگیا" امر نے ڈوبتے سورج کو دیکھتے ہوئے کہا اور اپنا فون نکل کرپیکچر کھینچی حورین نے اُسے تصویر کھینچتے دیکھا۔

"آپ غلط طریقے سے تصویر کھینچ رہے ہیں"حورین نے اُسکے فون کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"اوہ آپ تو فوٹوگرافر بھی ہیں آپ ہی کھینچ دیں" اسنے فون آگے کر کے دیا حورین نے پیکچر کھینچ کر اُسے دکھایا کہ آئی فون پر اگر یہ سیٹنگ یہ زوم اور فیچر آن کیا جائے تو کیسے پیکچر پروفیشنل فوٹوگرافر کی طرح لگتی ہیں۔

"آپ جیسی پروفیشنل فوٹوگرافر کی خدمات مل جائیں تو میں خود کو خوش قسمت سمجھوں گا" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"یہ کچھ زیادہ نہیں ہو گیا "حورین ہنس دی پھر اسکا فون پکڑ کر اصلی تصویریں کھینچنے لگی جو امر کو بہت پسند آئیں وہ داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔

شام ڈھلنے لگی تھی تھوڑی دیر اور رک کر بوٹ کو واپس ریزورٹ پہنچنا تھا وہ سب ابھی ووDھو آئلینڈ میں رات کو چمکتا پانی دیکھنے کے لیے رُکے تھے

بائیو لومینس ذرّات ودھو آئلینڈ کی وجہ شہرت تھی چھوٹے جاندار ذرّات جو پانی میں جگنو کی طرح چمکتے تھے سمندر کی لہریں ایسے چمکتیں کہ جیسے ان میں لاکھوں نیلی روشنیاں جل بجھ رہی ہیں کوئی اپنا نام ریت پر لکھتا تو اُسکا نام نیلی روشنی سے چمکنے لگتا سب بیچ پر جمع ہو گئے امر اور حورین پہلے سے ہی یہیں پر تھے اندھیرا ہوتے ہی سمندر نیلی جادوئی روشنی سے چمکنے لگا یہ نظارہ اتنا سحر انگیز تھا کہ حورین کتنی دیر بے حس و حرکت کھڑی دیکھتی رہی امی بابا اور چچا چچی بیچ پر واک کر رہے تھے اور ہر کوئی بیچ پر اپنا نام لکھ رہا تھا حورین ساحل پر چلنے لگی تو اسکے قدموں کے نشان نیلی روشنیوں سے چمکنے لگی امر بھی ساتھ چلنے لگا اس سے دو قدم پیچھے دونوں کے قدم ساحل پر اپنا نشان چھوڑنے لگے جیسے ہمیشہ سے ہی ساتھ چلنے کے لیے بنے ہوں

"زندگی کے بارے میں کیا سوچا ہے آپ نے" امر نے حورین کو آگے چلتے ہوئے دیکھا اسکے بال ہوا سے اُڑ کر پھر اسکی پشت پر گر رہے تھے۔

"پڑھائی ختم ہونے کے بعد جاب کروں گی امی کا ہاتھ بٹاؤنگی گھر کے کاموں میں اف یہ گھر کے کام مجھ سے بالکل نہیں ہوتے" پھر وہ ہنسنے لگی۔

"اور شادی " امر رک گیا وہ بھی رکی اور مڑ کر اُسے دیکھا ۔

"جہاں امی بابا کہیں گے ماں باپ سب سے بہتر فیصلہ کرتے ہیں اولاد کے لیے " وہ کندھے اچکا کر بولی وہ مطمئن تھی ۔

"ڈونٹ یو لو اینی باڈی ؟" وہ جیسے اپنا خدشہ بیان کر رہا تھا ۔

"ہمم ! نہیں شادی سے پہلے محبت شیطان کا ٹیمپٹیشن ہے اور میں حرام کے ریلیشنز میں نہیں پڑنا چاہتی " وہ ساحل پر بیٹھ گئی اور اپنا نام لکھنے لگی ۔

"تو تم کیسے انسان سے شادی کرنا چاہتی ہو؟" وہ بہت ہی مدھم آواز میں ساحل پر بیٹھ کر اپنا نام لکھتے ہوئے بولا ۔

"جو کسی کا نہ ہو بس میرا ہو مجھ سے وفا نبھائے میری عزت کرے " وہ اٹھی اور ہاتھ جھاڑنے لگی وہ بھی اٹھا بوٹ کے جانے کا وقت ہو رہا تھا بابا اسے بلا رہے تھے امر کے دل پر بوجھ سا پڑ گیا وہ تو حورین کی لسٹ میں کہیں بھی فٹ نہیں تھا وہ تو کتنی گرل فرینڈ بھگتا چکا تھا انہیں اپنا بنا چکا تھا ساحل پر دونوں کے نام تو ساتھ جگمگا رہے تھے لیکن ایک دوسرے سے بالکل دور تھے کبھی کبھی ہمارے

اپنے ہی کیے گناہ ہمیں ہماری خوشیوں سے دور کرتے ہیں ایمبر دور کھڑی اسے کسی اور کے ساتھ اپنا نام لکھتے دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں کرچیاں ابھری تھیں آنکھیں دھندھلا گئیں۔

"میں نے تم سے کہا تھا امر سے محبت کر کے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا" گیبریل اسکے ساتھ آکر کھڑا ہوا اور ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اور میں نے بھی کہا تھا کہ میں بھی اسے اپنا بنا کر رہونگی "ایمبر نے اسے غصے سے دیکھ کر کہا۔

"وہ ایک مسلمان ہے تمہیں نہیں اپنائے گا" گبریل نے اصل حقیقت بیان کی۔

"میں نے کبھی اسے نماز پڑھتے نہیں دیکھا نہ اسکی لمبی داڑھی ہے بس نام کا مسلمان ہے کیوں نہیں کرے گا مجھ سے شادی" ایمبر زور دے کر بولی

"یہیں تو تم دھوکا کھا گئیں یہ لوگ لاکھ دوستیاں کر لیں لیکن بیوی انہیں موڈیسٹ چائیے ہوتی ہے تم خوبصورت ہو لیکن وہ موڈیسٹ ہے اور امر کو وہی چاہیے " گیبریل گمبھیر لہجے میں کہتا ہوا بوٹ کی طرف جانے لگا۔

ایمبر اُسے تاسّف سے جاتے ہوئے دیکھنے لگی

"نہیں گیبریل میں اتنی آسانی سے اسے جانے نہیں دونگی" وہ ایک عزم سے بولی۔

❖❖❖

صبح اسے امی نے جگایا

"بیٹا جا کر ناشتہ کر لو پھر نکلنا ہے دیر ہو جائے گی" وہ نیند سے بوجھل آنکھیں کھول کر بیٹھی پھر فریش ہو کر سکرٹ کے اوپر پورے بازوؤں والی سفید شرٹ پہن کر اور گلے میں پرنٹڈ سکارف لپیٹ کر ریسٹورنٹ کی طرف چلی آج وہ تھوڑی لیٹ آئی تھی تب ہی جگہ نسبتاً خالی تھی ناشتہ لے کر بالکل سمندر کے نزدیک بیٹھ گئی ۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں ؟" امر کھڑا پوچھ رہا تھا اس نے کالی بٹنوں والی شرٹ اور خاکی پینٹ پہنی تھی بال سلیقے سے جمائے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے تھا ۔

''لیکن آج تو خالی ٹیبل پڑے ہیں'' اس نے آس پاس نظر دوڑا کر کہا لیکن وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

''آپ کی فوٹوگرافی اسکلز کا میں معترف ہوں میں نے اپنی پکچرز کل انسٹاگرام پر پوسٹ کیںتقریباً تیس ہزار لائکس ملے مجھے'' اس نے دونوں بازو ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے کہا اور اپنا انسٹاگرام کھول کر دکھایا وہ واقعی خوش ہوئی۔

''آپکی تعریف میں حق سے وصول کرتی ہوں'' وہ مسکرا کر بولی۔

''تمہیں اپنا آفیشل پیج بنانا چاہیے میں تمہیں پروموٹ کرونگا'' امر نے خوش دلی سے آفر کی۔

''میں نے اپنی ایک فرینڈ کی پکچرز کھینچی تھی اسکا بھائی پروفیشنل فوٹوگرافر تھا اس نے بہت کہا کے میں اس کے ساتھ کام کروں لیکن میں نے نہیں کیا''۔

''اوہ تو کرنا چاہیئے تھا نا کیوں نہیں کیا'' وہ بول رہا تھا اور حورین اسے دیکھ رہی تھی جب ایمبر پیچھے سے آئی اور امر کی گردن کے گرد اپنے بازو ڈال کر بولی۔

"کہاں تھے تم کہاں نہیں ڈھونڈا میں نے تمہیں" ایمبر اپنا چہرہ امر کے بے انتہا قریب لائے وہ سر گوشی میں کچھ بول رہی تھی حورین کو بے انتہا شرم محسوس ہوئی اس کا چہرا سرخ ہوا امر نے ایمبر کا ہاتھ پکڑ کر خود سے دور کیا۔

"کیا کر رہی ہو؟" امر کو غصہ آیا۔

"اگر آپ مائنڈ نا کریں تو ہمیں تھوڑی پرائیویسی مل سکتی ہے" ایمبر نے حورین کو چبھتے ہوئے لہجے میں کہا حورین اسے بنا دیکھے اٹھ کر چلی گئی اور بالکل دور ایک ٹیبل پر جا بیٹھی۔

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا؟ وہ یہاں پہلے بیٹھی تھی میں اسکے پاس آیا" امر نے غصے میں اسکا بازو پکڑ کر کہا۔

"تم مجھے چھوڑ کر ہر وقت اس لڑکی کے سر پر کیوں منڈلاتے ہو" جواباً وہ بھی اتنے ہی غصے سے بولی امر اسکا ہاتھ پکڑ کر ریسٹورنٹ سے باہر لے آیا۔

"کیوں کر رہی ہو تم ایسا؟" امر غُرّایا۔

"تمہارے لیے کیا تمہیں میری محبت نظر نہیں آتی اس لڑکی میں ایسا کیا دیکھ لیا ہے تم نے کہ تمہیں میں یاد ہی نہیں" اب کے وہ رونے لگی۔

"میں نے کبھی تمہیں محبت کا آسرا نہیں دیا میں نے کبھی نہیں کہا کہ مجھ سے محبت کرو" وہ اپنے سینے پر انگلی رکھ کر بولا۔

"ایسا مت کرو امر میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں دل پر میرا کوئی اختیار نہیں" وہ رونے لگی آس پاس آتے جاتے لوگ اسے دیکھنے لگے۔

"دل پر میرا بھی کوئی اختیار نہیں" امر بھی اب بے بسی سے بولا تھا پھر اپنے وِلا کی کی طرف چلا ایمبر تو یہاں چھٹیاں منانے آئی تھی اسے کیا پتہ تھا اسکی محبت اس سے چھن جائے گی محبت اسے ملی ہی کب تھی جب سے ہوش سنبھالا ایک ٹوٹا ہوا خاندان نہ ماں کا پیار نہ باپ کا آسرا ماں باپ ہوتے ہوئے بھی یتیموں کی طرح پلی وہی کہانی جو ہر دوسرے برٹش بچے کا نصیب تھی وہ بھی بروکن فیملی کا حصہ تھی اور بڑے ہو کر یہ دل آیا بھی تو کس پر امر اسکی محبت سے منہ پھیر کر چلا گیا۔

❖❖❖

امر اپنے کمرے میں آکر کتنی دیر پریشانی میں بیٹھا رہا ایمبر کا والہانہ انداز اسے ہمیشہ بے زار کرتا تھا وہ جانتا تھا وہ اس سے محبت کرتی ہے اور کئی بار وہ کھُلے الفاظ میں بیان بھی کرچکی تھی لیکن امر جانتا تھا ایمبر زندگی بھر ٹھوکریں کھاتی آئی ہے وہ اسکی دوست تھی وہ اس لیے اسے تکلیف سے بچانے کے لیے کبھی اپنے قریب نہیں آنے دیا لیکن وہ پھر بھی اس سے اس قدر محبت کرے گی یہ اس نے کہاں سوچا تھا اسکے ماں باپ بھائی کہاں ایمبر کو اپنانے کے لیے مانتے وہ تو بعد کی بات ہے اسے خود بھی اس کے لیے کبھی کوئی جذبہ محسوس نہیں ہوا کتنے سالوں سے وہ اسپین میں رہا ہے لیکن اسے کبھی کسی لڑکی کے لیے وقتی ظاہری کشش کے علاوہ کبھی دلی جذبہ محسوس نہیں ہوا اور اب ایمبر ہے کہ اسے محبت کرنے کو کہہ رہی ہے اُسے بے اختیار عنایت اللہ یاد آیا عنایت اسکی یونیورسٹی میں پڑھتا تھا پاکستان سے آیا تھا ہر وقت پڑھائی میں لگا رہتا تھا لائبریری میں ملتا یا کلاس میں کچھ دنوں میں اس کی اچھی دعا سلام ہو گئی تھی ایک دن کلاس میں وہ ایک لڑکی کے ساتھ بے تکلفی سے بیٹھا تھا تو عنایت نے اسے دیکھا وہ اس وقت تو کچھ بولا نہیں لیکن ایک دن لائبریری میں جب موقع ملا

"تم شیطان کے ٹمپٹیشنز کو نظر انداز کیوں نہیں کرتے ؟" عنایت نے نظریں کتاب سے ہٹائے بغیر کہا۔

"کیا مطلب ؟" امرنا سمجھی سے بولا۔

"مطلب یہ کہ یہ لڑکیاں جو ہر وقت تمہارے ارد گرد منڈلاتی ہیں ایک دن تمہارے لئے وبالِ جان بن جائیں گی" اب کے اس نے کتاب سے نظریں ہٹا کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا ۔

"کم آن وی آر جسٹ فرینڈز" وہ کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولا ۔

"اپنے آپ کو صرف اسکے لئے دستیاب رکھو جو اسکی حقدار ہوگی کیا تم یہ چاہو گے کہ تمہاری شریکِ حیات بھی اس ہی طرح کی دوستیاں رکھے" تب تو یہ بات اس نے ہنسی میں اڑائی تھی آج اسے اصل میں اس بات کا مطلب سمجھ آرہا تھا۔

"جو کسی کا نہ ہو بس میرا ہو مجھ سے وفا نبھائے میری عزت کرے" حورین کی آواز اسکے کانوں میں گونج رہی تھی۔

وہ بیڈ پر ڈھے گیا حورین کا سامنا اب وہ کیسے کرے گا ۔

❖❖❖

اگلے دن ان سب نے اکواریہ جانا تھا جو سمندر کے نیچے بنایا تھا امر اور اسکا گروپ تیار ہو کر آئے امر نہ ایمبر کی طرف دیکھ رہا تھا نہ ہی اسکے بعد انکی بات چیت ہوئی تھی حورین اسکی فیملی پہلے سے کشتی کے پاس انتظار کر رہے تھے حوریں نے کالی کالر شرٹ جسکے بازو کلائیوں تک آتے تھے اور اسکی نیچے بیج رنگ کی سکرٹ جس میں کالے پھول بنے تھے اور بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے آنکھوں میں دھوپ کا چشمہ لگائے کھڑی تھی تینوں لڑکے کسی بات پر بحث کر رہے تھے اور وہ بیزاری سے انکی باتیں سن رہی تھی دفعتاً اسکی نظر امر پر پڑی امر نے سفید پولو شرٹ کے ساتھ کالا کُھلا ٹراؤزر آنکھوں میں دھوپ کا چشمہ اور سر پر کالا پی کیپ پہنی تھی امر کو دیکھتے ہی حورین اُسکی طرف سے رخ موڑ کر دوسری جانب بیٹھ گئی اسکے رخ موڑنے پر امر کے دل کو دھکّا سا لگا وہ سب بوٹ پر چڑھ گئے بوٹ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئی حورین امر سے کافی دور بیٹھی تھی کہ پیچھے سے بس وہ اسکے بالوں کا جوڑا ہی دیکھ سکتا تھا کشتی اپنی منزل پر پہنچی یہ بھی ایک الگ جزیرہ تھا جس میں اکواریہ بنا تھا باہر تو ایک عام بلڈنگ لگتی تھی لیکن اندر ایک الگ ہی

دنیا تھی زیر زمین شیشوں کی راہداریاں بنی تھیں جو سمندر کے نیچے سے گزرتی تھی نیلی روشنی اور ماحول ہلکا اندھیرا زیر زمین آبی مخلوق کو اتنا قریب سے وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی وہ بہت خوش تھی اسے مالدیوز بہت اچھا لگا تھا یہاں کے لوگ یہاں کی خوبصورتی ہر چیز کی کشش الگ تھی۔

"حور آپی یہ دیکھیں یہ مچھلی بالکل آپ کی طرح لگتی ہے" حنان نے ایک بلیک اینڈ وائٹ مچھلی کی طرف اشارہ کیا کیونکہ اسکا رنگ حورین کے کپڑوں سے مل رہا تھا حورین نے بھنویں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

"اور پتہ ہے یہ شارک تمہاری طرح لگتا ہے" اس نے ہیمر ہیڈ شارک کی طرف اشارہ کیا اور تیزی سے آگے مڑی ہی تھی کے کسی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی وہ امر تھا وہ آگے بڑھی امر اسکے پیچھے جب کافی دیر وہ اسکے پیچھے آتا رہا۔

"آپ کی گرل فرینڈ پھر سے ناراض ہو جائے گی" وہ مچھلیوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اور آپ سے کس نے کہا کہ وہ میری گرل فرینڈ ہے" امر سینے پر ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑا ہو گیا

"کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت ہے کیا؟" وہ کہہ کر پلٹ گئی۔

"آپ کو اتنی جلدی جج نہیں کرنا چاہیے کسی کو بھی" وہ تاَسّف سے سرہلا کر بولا وہ رکی۔

"میں نے جج نہیں کیا میں نے وہی کہا جو میں نے دیکھا" کہہ کر وہ رکی نہیں راہداری میں آگے بڑھ گئی امر گہری سانس بھر کر بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

واپسی کا سفر شروع ہو چکا تھا وہ سب کشتی میں بیٹھے عصر کا وقت تھا جب وہ لوگ واپس اپنے ریزورٹ کی طرف جانے لگے حوریں ابھی بھی امر سے دور بیٹھی تھی حورین کے ساتھ اسکا کزن بیٹھا تھا جس نے ایک جار میں کوئی کیڑا پکڑا تھا وہ حورین کو دکھا رہا تھا۔

"حنان دور رکھو مجھ سے" حورین بدک کر پیچھے ہوئی

"حور آپی پتہ ہے یہ بہت رئیر ہے" حنان کیڑے کی خصوصیات گنوانے لگا۔

"جو بھی ہے مجھ سے دور رکھو یک"حورین نے جُھر جُھری لی حنان بوتل دکھاتے اُلٹا رہا تھا کے ڈھکن کھُلا اور وہ کیڑا حورین کی گود میں گِرا حوریں چیخ مار کے اٹھی

کشتی کافی تیز تھی اور لہروں کی وجہ سے جھٹکے کھا رہی تھی حورین کے بابا آگے بیٹھے تھے انہوں نے کوشش کی کہ حورین کا ہاتھ پکڑیں لیکن اس سے پہلے ہی کشتی نے ایک تیز جھٹکا کھایا اور حورین پانی میں جا گری ہمایوں حورین کے پیچھے پانی میں کودنے لگے تھے کہ انہوں دیکھا کوئی ان سے پہلے پانی میں کودا ۔

''امر'' ایمبر اسکے دوستوں کی آوازیں بلند ہوئیں ابھی اندھیرا نہیں تھا پانی کے اندر جا کر امر نے دیکھنے کی کوشش کی سوئمنگ گلاسز کے بغیر دیکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا آخر کار وہ نظر آئی پانی کے اندر گہرائی میں جاتی ہوئی وہ ہاتھ مار رہی تھی لیکن نیچے گہرائی میں جاتی جا رہی تھی تبھی امر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور تیزی سی کھینچ کر تیرتا ہوا سطح پانی تک آیا تب تک کشتی بھی واپس اس ہی طرف آگئی حورین بیہوش ہو چکی تھی اُسے کشتی پر چڑھایا اور امر کو بھی اسکے دوستوں نے کشتی میں چڑھنے میں مدد کی ایمبر کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں ہمایوں اور شائستہ بھی رو رہے تھے اسے سی پی آر دیا گیا حورین کھانستے اٹھی تو سب کی جان میں جان آئی حنان الگ پریشاں تھا کہ اسکی غلطی کی وجہ سے سب ہوا حورین کو ہوش آیا شائستہ اُسے گلے

لگا کر رونے لگی لیکن حورین کی نظریں اُسے دیکھ رہی تھیں جو سر سے پیر تک گیلا تھا اور ہانپ رہا تھا حورین نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

❖❖❖

رات کھانے کے بعد سب باہر فائر شو دیکھنے کے لیے بیٹھے اسکے بعد وہ لوگ اپنے ولا آئے "یوسف چلو آئس کریم کھاتے ہیں" حورین نے اپنے بال پونی میں باندھتے ہوئے یوسف سے کہا۔

"تمہیں آرام نہیں پانی میں کوئی اور گِرا ہوتا تو تین دن تک بستر سے ہلتا بھی نہیں" یوسف اپنے فون میں مصروف بولا۔

"چلو نا دودن بعد ہم نے واپس کراچی جانا ہے وہی یونیورسٹی وہی زندگی چلو اب" حورین چمکارتے ہوئے بولی۔

"میں نہیں آرہا میں تھکا ہوا ہوں" موبائل چھوڑ کر وہ بستر میں دبک گیا۔

"سڑو بیٹھ کر" وہ غصے سے کہتی نکلی سفید پرنٹڈ لمبی قمیض اور ٹرائوزر کے ساتھ سفید دوپٹہ شانوں پھیلائے وہ نکلی آئس کریم پارلر سوپر سٹور کے ساتھ ہی

ریزورٹ کے دوسری طرف تھا رات کا وقت تھا لیکن دن کا سما لگتا تھا ابھی بھی کچھ لوگ سوئمنگ پول کے پاس بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے وہ ٹہلتی ہوئی آئس کریم پالرتک آئی جہاں ایک انگریز جوڑا بیٹھا تھا اس نے اپنے لئے ایک اسٹک آئسکریم کسٹمائز کروایا چاکلیٹ ٹوپنگ وغیرہ کروا کر وہ نکلی ہی تھی کہ امر کو اندر آتے دیکھ کر رکی وہ بھی رکا امر نے اولیو گرین شرٹ اور ہم رنگ کُھلا ٹراؤزر پہنا تھا امر اُسے دیکھ کر آگے بڑھنے ہی لگا تھا۔

"امر" حورین نے اسے پکارا وہ رُکا تو کچھ توقف کے بعد وہ بولی "تم نے جو آج میرے لئے کیا اسکے لیے تھینک یو" بہت ہی مدہم آواز میں اس نے کہا

"میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو یہی کرتا" امر نے جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کندھے اچکا کر کہا لیکن یہ تو حورین بھی جانتی تھی کہ وہاں کتنے ہی لوگ تھے کسی نے بھی وہ نہیں کیا جو امر نے کیا لیکن وہ کہہ نہیں پائی

"کیا آپ میرے ساتھ واک کرسکتے ہیں؟" اس نے جھجکتے کہا۔

"اگر آپ آئسکریم شیئر کرینگی تو ضرور" امر نے اُسکی آئس کریم کی طرف اشارہ کیا حورین اُسے دیکھ کر رہ گئی۔

"میں آپکو دوسرا لے دوں گی "حورین دوبارہ اندر جانے لگی۔

"اسکی ضرورت نہیں مجھے یہی کھانی ہے" کہتے ہوئے امر اسکے نے ہاتھ سے آئسکریم پکڑی اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بائٹ لی اسکی گہری کالی آنکھوں پر پلکوں کا جال بہت خوب صورت لگتا تھا حورین نے بے اختیار نظریں پھیر لیں وہ آگے چلنے لگا وہ بھی چلنے لگی۔

"تم بھی کھاؤ پگھل رہی ہے" امر آئس کریم کی طرف اشارہ کیا وہ تو یہی سوچ رہی تھی کبھی یوسف کے کپ میں پانی نہیں پیتی خیر اس نے دوسری طرف سے بائٹ لی جتنی چاہ سے آئس کریم لی تھی اب کھا نہیں پا رہی تھی امر دیکھ کر مسکرایا

"تم نے میری خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالی"

"اب یہ بات کتنی دفعہ دہراؤ گی" امر نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ لکڑی کی روش پر چل رہے تھے دونوں طرف تالاب تھے اور روش کے دونوں طرف

رنگین پھول آسمان پر دور کہیں بجلی چمک رہی تھی اور پھر اسکے ہاتھ سے آئس کریم لے کر بائٹ لی مسکراتے ہوئے اسے لوٹا دی حورین نے بھی ایک بائٹ لی ۔

"شاید جب تک زندگی ہے میں دہراتی رہوں کہ میری زندگی پر تمہارا قرض ہے" امر رکا اچھنبے سے اسکی طرف دیکھا وہ آپ سے تم پر کب آگئی پتہ ہی ناچلا

"یہ قرض تو نہ تھا" امر گھمبھیر اور نرم لہجے میں بولا

"میں ہمیشہ یاد رکھونگی" وہ مسکرا کر بولی آئس کریم سے بائٹ لی اور اسکی طرف بڑھائی ۔

"بس تم ہی کھالو مجھ سے اب نہیں کھائی جائے گی" آئس کریم اُسے تھما کر وہ ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگی ۔

حوریں آگے بڑھی بچی ہوئی آئس کریم دیکھ کر امر کو اُسکا کیلوری کاؤنٹ یاد آیا تو پاس پڑے ڈسٹبین میں پھینک دیا وہ ولا کی طرف ہی پہنچنے لگے تھے یہاں ساحل کنارے کی جگہ تھوڑی سنسان تھی اور ساتھ گھنے درخت حورین آگے تھی اور امر

پیچھے دفعتاً حورین کو کوئی چیز ہلتی ہوئی نظر آئی اسے لگا کوئی چیتا یا شیر ہے اسکی چیخ بھی نہ نکلی وہ "ہا" کر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے مڑی اور امر کے پیچھے اسکی شرٹ اور بازو سختی بھینچے اس طرف اشارہ کرنے لگی امر نے غور سے دیکھا تو چھوٹا سا کتا تھا۔

"کھا جائے گا ہمیں کوئی بچاؤ ہمیں "روہانسی ہوتی آواز میں بولی اور سختی سے امر کو پیچھے سے پکڑے ہوئے تھی۔

"کچھ نہیں ہے حورین بس ایک چھوٹا پپی ہے" وہ اسے کہنے لگا حورین نے زرا آگے ہو کر دیکھا پھر جب احساس ہوا امر تو اس لمحے کی قید میں تھا اور حورین اُسکا تو مارے شرمندگی کے برا حال تھا اس نے امر کی شرٹ اور بازو چھوڑے پھر سیدھی ہوئی امر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

"سوری" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی امر نے ہنکارا بھرا

"تمہیں کیا لگا کیا ہے" امر نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"شیر" وہ خفّت سے بولی اور امر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اس میں ہنسنے کی کوئی بات نہیں غلط فہمی ہو جاتی ہے" حورین کو شرمندگی ہونے لگی۔

" پہلے تو اس چھوٹے سے آئلینڈ میں شیر نہیں ہوتے دوسرا اگر شیر برادری نے یہ بات سن لی تو سوسائڈ کر لیں گے" امر ہنستے ہوئے بولا کتنا پیارا ہنستا تھا وہ حورین نے اُسے ہنستے ہوئے دیکھ کر سوچا۔

"اگر میرے بھائی اور کزنوں نے سن لیا ناں تو جینا حرام کر دیں گے میرا"
حورین نے دائیں بائیں دیکھ کر راز داری سے کہا جیسے وہ ابھی کسی کونے سے نکل آئینگے۔

"اوہ اوکے یہ ہمارا سیکریٹ ہے" وہ ہونٹوں کو زپ لگانے کے انداز میں بولا حورین کے ولا کے سامنے پہنچ کر وہ رُکے۔

"اوکے میں چلتی ہوں گڈ نائٹ" وہ دروازے کی طرف بڑھی۔

"حورین کل میرے ساتھ ڈنر پر چلو گی" حورین نے پلٹ کر اسے دیکھا کچھ لمحے متذبذب کھڑی سوچتی رہی۔

"لیکن میرے گھر والے بھی تو ہیں ساتھ میں انہیں کیا کہوں گی ؟" حورین کو سمجھ نہیں آیا کہ ڈنر کیوں

"اوہ اوکے "امر گہری سانس بھرتے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

" گڈ نائٹ " وہ کارڈ سوائپ کر کے اندر چلی گئی اور امر اسکا دل چاہا وہ کچھ دیر اور رک جائے وہ اُسے اپنے دل کا حال سنانا چاہتا تھا۔

❖❖❖

اگلے دن انہیں کروز پر جانا تھا دوپہر کا کھانا بھی کروز میں ہی کھانا تھا امر اسکے دوست کشتی تک پہنچے یہی کشتی اُنہیں کروز تک لے جائے گی امر نے نیلے رنگ کی پرنٹڈ بٹنوں والی شرٹ اور ساتھ سفید پینٹ پہنی تھی اور دھوپ کا چشمہ لگائے اپنے دوستوں سے خوش گپیوں میں مصروف تھا باقی سیاح بھی آنے لگے حورین اور اسکی فیملی بھی پہنچ گئے حورین بیج کلر کے پیروں تک آتی پرنٹڈ میکسی میں ملبوس بال پشت پر کھلے چھوڑے جو گرز پہنے ہوئے تھی آج حورین کی بجائے انکی توپوں کا رخ زایان کی طرف تھا کسی انگریز لڑکی سے باتیں کرنے کے چکر میں تھا لڑکی نے جھڑک دیا تھا اب وہ لوگ اسکی خوب ٹانگ کھینچ رہے تھے۔

"اللہ معاف کرے ہمارے زمانے میں تو ایسا نا ہوتا تھا" یوسف جو اس سے صرف دو سال بڑا تھا بولا

"ہاں ہاں تم تو دکیانوس کے زمانے کے ہو" زایان جل کر بولا۔

"ویسے عمر دیکھی ہے تم نے اپنی حرکتیں دیکھو شرم بھی نہیں آئی" حورین نے چوٹ کی۔

"عمر کو چھوڑو شکل دیکھی ہے اپنی اُس ہیرو کی طرح لگتا بھی تو بات تھی شکل کا بھی ہیرو کام کا بھی" حنان نے کہتے ہوئے سامنے کھڑے امر کی طرف اشارہ کیا حنان کے اشارے پر ان سب نے اسکی طرف دیکھا وہ اپنے دوستوں سے محوِ گفتگو تھا لیکن انکے اشارے اور دیکھنے کو اُس نے نوٹ کیا۔

"ہاں بڑا daring ہے چلتی بوٹ سے ایسے کودا پانی میں" یوسف نے بھی تائید کی حورین کا دل عجیب لے پر دھڑکنے لگا۔

"ہاں تو میں بھی کودنے والا تھا اس دن حور آپی کو بچانے" یہ سن کر تو اور بھی زیادہ اُسکو چڑانے لگے لیکن حورین اُسکا دماغ واپس اس گھڑی میں پہنچا ہوا تھا وہ

پانیوں میں بالکل گہرائی میں جا رہی سانس نہیں لے پا رہی تھی وہ آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اوپر کی طرف کھینچتا ہے وہ اسکے ساتھ اوپر کھینچتی جاتی ہے اسکے بال پانی میں کھل کر سلو موشن میں تیرنے لگے سطحِ آب پر پہنچ کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر وہ ہوش خُرد سے بیگانہ ہو گئی ایک الوہی سی مُسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر چمکنے لگی۔

"یہ میں کیا سوچ رہی ہوں مجھے اس راستے نہیں چلنا اس راستے کبھی سکوں نہیں صرف تکلیفیں اور رسوائی ہے یہ شیطان کے ٹمپٹیشنز ہیں مت بھولو" اسکا دماغ اسے جھڑکنے لگا "ہاں خود سے کیا وعدہ مت بھولو" مسکراہٹ چہرے سے غائب ہوئی وہ گہری سانس بھر کر سمندر کی طرف دیکھنے لگی۔

کشتی جانے کا وقت ہوا تو سب اس میں سوار ہوئے حورین امر سے کافی دور بیٹھی کروز پہنچ کر وہ سب اس میں سوار ہوئے کروز ایک فائیو سٹار ہوٹل جیسا تھا ریستوران بار سوئمنگ پول شاپنگ مال اور بہت کچھ ہر کوئی اپنے شوق کی جگہوں کی طرف بڑھنے لگے حورین بھی شاپنگ مال کی طرف بڑھی خوب کچھ دکانیں دیکھنے

کے بعد ایک جوتوں کی دکان پہ رکی گولڈن کلر کے بہت ہی نفیس ہیلز دیکھ کر اسکا دل للچایا ہیلز پہن کر شیشے میں اپنے پیر دیکھنے لگی۔

"اچھے ہیں" امر کب آکر اسکے پیچھے کھڑا ہوا اُسے پتہ نہ چلا۔

"تم کب آئے؟" اس نے آہستگی سے پوچھا اور شیشے میں اپنا اور اسکا عکس دیکھنے لگی کتنے خوبصورت لگتے تھے دونوں ساتھ امر بھی یہی دیکھ رہا تھا۔

"میں بس ابھی "امر نے مسکرا کر کہا حورین نے ہیلز پیک کروائی تو ادائیگی امر نے کی۔

"نہیں پلیز امر مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا میں نہیں لوں گی "حورین نے منع کیا وہ نہ مانا تو وہ احتجاجاً دکان سے باہر نکلی وہ اسکے پیچھے آیا اور شاپنگ بیگ اُسکی طرف بڑھایا۔

"نہیں امر میں نہیں لے سکتی "حورین سینے پر ہاتھ باندھے تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی وہ بھی تیزی سے آکر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"کسی کا تحفہ یوں نہیں ٹھکراتے" امر نے گمبھیر لہجے میں کہتے ہوئے شاپنگ بیگ اُسکی طرف بڑھایا۔

"تحفے محرموں کے دیے ہی اچھے لگتے ہیں" حورین کی آواز بہت مدھم تھی امر کا شاپنگ بیگ پکڑا ہاتھ نیچے گِرا۔

"میں محرم بننے کو تیار ہوں" امر کی آواز محبت سے بھرپور تھی۔

"یہ باتیں بڑوں کے طے کرنے کی ہیں" حورین کو اب خفّت محسوس ہو رہی تھی کہ اتنی تفصیل سے سمجھانا پڑ رہا تھا۔

"لیکن کچھ عرصہ ہمیں ایک دوسرے کو understand تو کرنا ہوگا ناں" حورین کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

"اور اگر ہم understand نہ کر پائے تو؟ چھوڑ دیں گے پھر کوئی دوسرا انڈرسٹینڈ کرنے کے لئے ڈھونڈیں گے یہ سائیکل تو پھر کبھی ختم نہ ہو زندگی میں کمپرومائز بھی کسی چیز کا نام ہے" حورین نے اپنا نظریہ اسے سمجھایا۔

"دیکھو حورین میں تمہاری بات سے متفق ہوں لیکن کبھی کبھار فیصلے غلط بھی ہوتے ہیں تو ہمیں بس کچھ عرصہ دیکھنا ہے کہ ہم ایک ساتھ رہ بھی سکتے ہیں یا نہیں" امر نے رساں سے اسے سمجھایا۔

" لیکن میں تمہاری بات سے متفق نہیں ہوں فیصلے غلط ہوئے تو اللہ نے ہمارے سامنے اختیار کا راستہ رکھا ہے یہ کوئی جسٹیفکیشن نہیں ہے حرام رشتے کی" حورین اپنی بات کہہ کر آگے بڑھی امر خاموشی سے اُسے جاتا دیکھنے لگا اتنی جلد بازی تو اُس نے کبھی گرل فرینڈ رکھنے میں نہیں کی بیوی تو زندگی بھر کے لیے تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے حورین کو کھونا بھی نہیں چاہتا تھا واقعی میں حورین اسے بہت اچھی لگی تھی۔

❖❖❖

کروز شپ نے کچھ جزیروں کا چکر لگا کر شام تک واپس ہو جانا تھا دسمبر کی دھوپ کی میٹھی گرمی کے نیچے بیٹھے وہ سب آؤٹ ڈور ریستوران میں دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے حورین کا دل کھانے سے اچاٹ ہو گیا تھا دل پر عجیب سی دھند چھا گئی شاید

امر اسکی باتوں سے ہرٹ ہوا ہو وہ دو چار نوالے کھا کر شپ ڈیک پر آئی اور نیچے بہتے پانی کو دیکھنے لگی ہوا بہت تیز تھی اسکے بال اڑنے لگے۔

"تمہاری وجہ سے اس نے وہ سب چھوڑا جو اسکی زندگی تھی" حورین نے منہ پھیر کر دیکھا تو ایمبر شپ ڈیک کے پاس کھڑی تھی ہرے رنگ کی پیروں کو چھوتے بغیر بازو والی ڈریس میں کھری تھی اُسے کینا توز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"نہ وہ اب نائٹ کلب آتا ہے نہ لڑکیوں کے پاس آتا ہے بس تمہارے غم میں گھلتا جا رہا ہے کیا جادو کیا ہے تم نے اس پر" وہ چلتے ہوئے بالکل اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"یہ تو تم خود سوچو کہ تم کیا نہ کر سکی اُس کے لیے کہ وہ میرے پیچھے چلا آیا" حورین بھی اسکے مقابل کھڑی ہو گئی۔

"ہہہ یہ سو کالڈ موڈیسٹی بہت اچھے سے جانتی ہوں میں تم جیسی لڑکیوں کو، میں جیسی بھی ہوں کھل کر ہوں منافقت نہیں مجھ میں لیکن تم نے اسکی آنکھوں پر

شرافت کا پردہ چڑھایا ہے اُس کو چاک ہونے میں ذرا بھی وقت نہیں لگے گا" وہ متنفر لہجے اور سرد آواز میں کہہ رہی تھی۔

"منافق ؟ خود کو آبجیکٹیفائی نہ کرنا منافقت کیوں ہوگئی اور اگر وہ میری وجہ سے غلط راستے چھوڑ رہا ہے تو میں اسے اپنانے میں دیر نہیں کروں گی" حورین بھی اتنے ہی سرد لہجے میں بولی ایمبر پیر پٹختی غصے سے بڑبڑاتی چلی گئی جبکہ حورین اپنا دل پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

"نائٹ کلب، لڑکیاں" اس نے ریلنگ کا سہارا لیا کہ اسکی ٹانگیں اُسکا بوجھ اٹھانے سے انکاری تھیں۔

"اے اللہ میں کیا کروں مجھے رستہ دکھا" اسکا دل بہت مضطرب ہو چکا تھا ایمبر کے سامنے وہ دھڑلے سے کہہ گئی کہ اسے اپنا لیگی لیکن اگر وہ نہ سدھرا تو کیا ؟۔

❖❖❖

وہ جیٹ سکیئنگ کر رہا تھا جب اسکی نظر حورین پر پڑی وہ ساحل پر کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ جیٹ اُس کی طرف لے آیا نیلے رنگ کے پرنٹڈ میکسی میں بالوں کی چوٹی بنا کر سائڈ سے گرائے

"وانا رائڈ" جیٹ اسکے قریب روک کر اس نے پوچھا۔

"پھر کبھی" حورین نے مسکرا کر جواب دیا امر شاید اسکا مطلب سمجھ گیا تبھی مسکرا دیا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے" کہتی وہ پلٹ گئی وہ بھی جیٹ اتر کر اسکے پیچھے آیا ساحل پر ایک درخت پر دو جھولے باندھے تھے جس پر بیٹھنے سے پیر پر پانی پر پڑتے تھے آج صبح سے بادل چھائے تھے اور کبھی ہلکی بارش ہوتی کبھی رک جاتی ایک جھولے پر حورین بیٹھی ایک پر امر۔

"کیا بات کرنی ہے؟" امر کا دل عجب لے پر دھڑکنے لگا کہ پتہ نہیں کیا کہے گی۔

"کیا ہابیز ہیں تمہاری" حورین ہلکے جھولے لے رہے تھی جبکہ امر بیٹھا گھنٹے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہا تھا

"تم نے کیا سنا ہے؟" امر سمجھ گیا کہ بات کس طرف جا رہی ہے۔

"لڑکیاں نائٹ کلب اور بھی کچھ ہے تو بتا دو" جھولا جھولتے ہوئے وہ بولی۔

تھوڑی دیر تو وہ چپ رہا کسی گہری سوچ میں لگتا تھا۔

"ہاں یہ سچ ہے لیکن جب سے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ یہ چیزیں ایک پرسکون زندگی کو بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کرتی ہیں میں نے چھوڑ دیں کوئی بھی اچھی لڑکی مجھ جیسے لڑکے کے ساتھ زندگی نہیں گزارنا چاہے گی مجھے خود اپنی زندگی کو اس دلدل سے نکالنا ہوگا ورنہ نہ محبت ملے گی نہ وفا نہ عزت" وہ اپنے پیروں سے ٹکراتی لہروں کو دیکھتا دھیمی آواز میں کہتا گیا۔

"کیا تم یہ زندگی چھوڑ سکتے ہو؟" جھولا روک کر وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں چھوڑ چکا ہوں" وہ ایک عزم سے بولا وہ جھولے سے اٹھی اور واپسی کی راہ لی

"حورین کچھ کہو گی نہیں؟"۔

"جب تمہارے والدین آئینگے تو امی بابا کو میں ہاں کردونگی اب ڈیٹ تو وہی فکس کریں گے میں تو نہیں کرونگی نہ" معصومیت سے کہتی وہ جانے کے لیے پلٹی امر بے اختیار مسکرا دیا آخر کار وہ اسکی ہونے جا رہے تھی اور اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

❖❖❖

رات کھانے کے بعد وہ ٹہلنے باہر آئی تو امر اسکے انتظار میں بیٹھا تھا اسے دیکھ کے مسکرا کر کھڑا ہو گیا

"تم نے اپنا نمبر نہیں دیا نہ انسٹاگرام کچھ نہیں کہ میں کال کر کے پوچھ لیتا" وہ اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگا۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں دیا" ساتھ چلتے ہوئے وہ بولی۔

"کیوں اب تو ہماری شادی ہو جائے گی پھر کیوں ؟" اس نے احتجاج کیا اور حیران بھی ہوا

"جب ہو جائے گی تب میرا فون ہی تمہارا ٹھیک ہے لیکن ابھی نہیں" وہ اطمینان سے بولی وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"تو میں تمہارے گھر اپنے والدین کو کیسے بھیجوں گا"

اسکی فکریں بے حساب تھی۔

"میں تمہیں اپنا پتہ بابا کا نام آفس سب دے دونگی فکر مت کرو" اس نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا وہ بھی مسکرایا۔

"چلو ٹھیک ہے آئسکریم کھاؤ گی؟" آئس کریم پارلر پر نظر پڑی تو پوچھا۔

"نہیں" یاد ہے اسے وہ آئس کریم۔

کافی دیر تک واک کرتے وہ تھکی تو ولاز طرف جانے لگی۔

ویلا کی طرف جاتا رستہ تھوڑا سنسان تھا جہاں حوریں نے کتا دیکھ کر شیر سمجھ لیا تھا وہ بات یاد کر کے دونوں بہت ہنسے پھر وہ ساحل کی طرف منہ کر کے لہروں کو دیکھنے لگی۔

"آج یہاں ہماری آخری رات ہے میں اس جگہ کو بہت مس کرونگی" ساحل کو دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کیں جبکہ امر کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"آخری رات کیا مطلب؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگا

"ہم کل صبح ہی یہاں سے چلے جائیں گے ہماری فلائٹ ہے کراچی کی" امر کے دل پر ڈھیروں اداسی پڑ گئی دل پر عجیب وحشت سی چھا گئی۔

حورین کا اپنا دل بھی بوجھل تھا وہ خود نہیں سمجھ پا رہی تھی کیوں لہریں بھی انکے بچھڑنے پر اداسی لیے ہوئے تھی حورین نے رخ موڑ کر امر کو دیکھا اسکی آنکھیں بجھ گئی تھیں اسکے جانے کا سن کر

"کیا ہوا" حورین نے اُسے بجھا ہوا دیکھ کر پوچھا لیکن وہ کیسا بدقسمت سا خود سر لمحہ تھا کہ امر نے اسکے گال پکڑے اور اس پر جھکنے لگا حورین نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن اُسکی پکڑ مضبوط تھی یکایک ایک زناٹے دار تھپڑ سے اُسکا سارا جسم گونج اٹھا۔

حورین اس سے دور جا کر کھڑی ہوئی وہ رونے لگی تھی۔

"ایسا کیسے کر سکتے ہو تم میرے ساتھ" حورین کی گھٹی گھٹی سی آواز نکلی اور وہ بھاگتی ہوئی اپنے وِلا میں چلی گئی اور امر وہ کتنی دیر تک گال پر ہاتھ رکھے شل سا کھڑا رہا لڑکیاں مرتی تھیں اس پر کہ وہ ان سے بات کرے انہیں توجہ دے غصّے کی ایک تیز لہر اسکے دل و دماغ میں دوڑنے لگی اسکی مٹھیاں بھینچ گئیں سمجھتی کیا ہے خود کو غصے سے اسکے جبڑے تن گئے وہ غصے سے کھولتا اپنے وِلا آیا سونے کے لئے لیٹا لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی ساری رات سگریٹ پھونکتا سوچتا رہا صبح جب اپنے وِلا سے نکلا تو حورین اوراسکی فیملی جا چکے تھے دل پر منوں بوجھ آن گرا لیکن ابھی بھی اسے غصّہ تھا وہ تھپڑ اسکی عزت نفس اسکی مردانگی پرپڑا تھا دو دن بعد اُسے بھی واپس پاکستان جانا تھا اور عملی زندگی میں قدم رکھنا تھا اسے فِلحال اس بارے میں نہیں سوچنا تھا لیکن دل پر کس کا زور۔

❖❖❖

پاکستان آکر کچھ عرصے میں اس نے اپنے والد سلمان جعفر اور بھائی حماد جعفر کے ساتھ کنسٹرکشن کمپنی سنبھالی لیکن پھر اسکے والد نے اسے دبئی بھیجا جہاں انہوں نے ایک کنسٹرکشن کمپنی کے ساتھ معائدہ کیا تھا جو مل کر انکے ساتھ کراچی

میں بلڈنگز بنا رہے تھے وہ دبئی آگیا اور اپنے کام میں مصروف رہتا لیکن اِسی دوران اُسے شدید اینکسائٹی اٹیک ہوا وہ سائکاٹرسٹ کے پاس گیا اور کتنے سیشنز کے بعد تھوڑا بہتر محسوس کیا۔

"تم صرف کام کے بارے میں بات کر رہے ہو حالانکہ میں پوچھ رہا ہوں کہ تم کسی لڑکی کو دل تو نہیں دے بیٹھے" ڈاکٹر جمال نے ہر بار کی دہرائی بات اس بار پھر دہرائی۔

"میرا دل ہے میں کسی لڑکی کو کیوں دونگا" وہ مسکرا کر اپنا کوٹ پہننے لگا۔

کچھ دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن ایک دوست کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں اذان ہوئی اُسکا دوست نماز پڑھنے اُترا۔

"چلو تم بھی"۔

"آہ اوکے" بنا سوچے سمجھے وہ مسجد کے اندر داخل ہوا جا کر وضو کیا اور نیت کرنے لگا نماز شروع تو کر دی لیکن اختتام تک چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا دل کا میل اور غبار نکالنے لگا کتنی دیر وہ بنا حس و حرکت حالتِ تشہُد میں بیٹھا رہا۔

اپنا ہر گناہ یاد آنے لگا گو کہ وہ ہر بری عادت چھوڑ چکا تھا لیکن دل پر گناہوں کا بوجھ اتنا تھا کہ کبھی کبھار دل پھٹنے لگتا۔

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ" اسکی روتی ہوئی آواز آج پھر سنائی دی۔

"اللہ مجھے معاف کر دے میں بڑا گناہ گار اور سیاہ کار ہوں اور جو میں نے اسکے ساتھ کیا ،مجھے معاف کر دو حورین میں غلط تھا" جو درد وہ دو سالون سے دل میں دبائے بیٹھا تھا آج نکل کر باہر آیا۔

"اللہ آسانی سے معاف کر دیتا ہے اب تم بھی خود کو معاف کر دو" وہ داڑھی والا پولو شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس ایک پُر نور چہرے ولا نوجوان تھا

"لیکن جب تک انسان معاف نہ کرے اللہ معاف نہیں کرتا" امر نے ندامت سے کہاوہ لڑکا مسکرایا

"دیکھو اللہ سے سچے دل سے معافی مانگو وہ معاف کر دیتا ہے لیکن انسان کے سامنے سو سال بھی سر جھکا کر بیٹھو گے تو وہ کہے گا کہ یہ کافی نہیں میں یہ نہیں کہ رہا کہ جس کے حق میں غلطی کی ہے اس سے معافی مت مانگو تم ظرف دکھا کر معافی

مانگو پھر اسکا ظرف وہ معاف کرے نہ کرے تم گلٹ میں خود کو ختم مت کرو موو آن کر جاؤ" رافع کی باتوں سے اسکے دل کا بوجھ کافی ہلکا ہوا اور پھر وہ رافع سے ملنے لگا اسکی سنگت میں وہ دین سے قریب ہوا حال تو یہ تھا کے وہ خود اب لوگوں کو اسلام کی طرف موٹیویٹ کرتا تھا اسلامک موٹیویشنل اسپیکر اپنے پوڈکاسٹ میں بلاتے تھے اسکا انسٹاگرام بھی ایسی ہی پوسٹس سے بھرا ہوتا تھا۔

❖❖❖

فیراویرا کے ساحل پر چلتے ہوئے کتنی یادیں ذہن سے نکل کر آنکھوں کے سامنے زندہ ہونے لگی سفید شرٹ اور خاکی پینٹ کے پانچے موڑھے آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ لگائے وہ یادوں کے دریچوں میں کھویا ہوا تھا اب نہ وہ سلور ہائی لائٹس والے بال تھے نہ بازو میں ٹیٹو جسے اس نے لیزر سے جلوایا تھا لیکن نشان ابھی بھی باقی تھا بال اب کلاسک سائڈ پارٹ کئے ہوئے چہرے پر ہلکی داڑھی وہ ایک جینٹل مین لگتا تھا۔

وہ وِلا جس میں حورین اور اسکی فیملی رہے تھے وہ اسی میں رہ رہا تھا اس نے انفارمیشن ڈیسک سے اُنکے بارے میں انفاریشن چاہی تو انہوں نے معذرت کرلی

کہ وہ اپنے کلائنٹس کی انفاریشن ڈسکلوز نہیں کرتے ویسے بھی تین سال پرانی فائلز ڈیلیٹ ہو جاتی ہیں یہاں بھی کچھ نہ ملا تو وہ واپس دبئی آگیا۔

❖❖❖

حورین کا ایم بی اے مکمل ہوا تو کچھ عرصہ تو گھر بیٹھی امی کے ساتھ گھر داری سیکھتی رہی لیکن جلد ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ گھر داری بھی آسان نہیں

"میں تو کہتی ہوں امی آپکو تمغۂ شجاعت ملنا چاہئیے یہ گھر چلانے کے لیے بلکہ ہر ماں کو ملنا چاہیے" تھوڑی دیر کچن میں کھڑی ہو کر اس کی جان نکلنے لگتی۔

"اچھا بس اب ڈرامے بند کرو اور چاول کا پانی چیک کرو" شائستہ گھور کر کہتے ہوئے کچن سے نکلی تب ہی بابا کچن کے اندر آئے۔

"بابا اپنے دوست کی کمپنی میں میری جاب کی بات کی آپ نے؟" بابا کے آتے ہی اس نے بیتابی سے پوچھا۔

"ہاں ہاں بات کی میں نے تم کل ہی جوائن کرنا" بابا پتیلوں کے ڈھکن اٹھاتے ہوئے بولے

"شکر ہے کل سے کچن میں کام نہیں کرنا پڑے گا" وہ خوشی سے کہتی کام کرنے لگی۔

"تمہاری ماں پچھلے ستائیس سال سے یہ کام بغیر کسی شکایت کے کرتی ہے بیٹا" اسکی پیٹھ تھپتھپا کر آگے بڑھ گئے۔

"ماں جیسا صبر کہاں سے لاؤں ؟" خیر وہ خوش تھی کل سے آفس جوائن کرنا تھا۔

❖❖❖

وہ اپنے آفس چیئر پر بٹھا لیپ ٹاپ کی پیڈ پر انگلیاں چلا رہا تھا جب سلمان جعفر کی کال آئی بلیوٹوتھ سے کال ریسیو کی۔

"اسّلام علیکم بابا" بات کرتے ہوئے نظریں ابھی بھی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"وعلیکم السلام میرے بیٹے" سلام دعا کے بعد وہ اصل مدعے پر آئے۔

"بیٹا کراچی کا آفس اب آپ نے سنبھالنا ہے" سلمان نے اصل بات بتائی۔

"بابا میں پہلے بتا چکا ہوں کہ میں یہاں سیٹل ہو چکا ہوں وہاں آکر پوائنٹ زیرو سے شروع کرنا مشکل ہے" وہ اپنی ہر بار کی دہرائی بات پھر بتانے لگا سلمان صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"بیٹا دیکھو تمہارے بھائی سے اب سنبھالا نہیں جا رہا اسکے اور تمہاری بھابھی کے ایشوز چل رہے ہیں کچھ عرصہ دبئی رہیں گے سب سے دور تو شاید ٹھیک ہو جائیں" بابا نے جب اصل بات بتائی تو وہ کچھ لمحے تو سوچتا رہا۔

"اوکے بابا اگر ایسا ممکن ہے تو ٹھیک ہے میں آجاؤنگا" اس نے آنکھیں انگلیوں سے مسلیں

"شاباش میرا شیر بچہ" سلمان صاحب کی خوشی بھرپور آواز آئی۔

کرسی کی پشت سے سر ٹیکا کر آنکھیں موندے وہ سوچنے لگا۔

"حورین"

"میری وجہ سے آپ مشہور ہو گئے"

"تحفے محرموں کے دیے ہی اچھے لگتے ہیں"

"شاید جب تک زندگی رہے میں دہراتی رہوں کہ میری زندگی پر تمہارا قرض ہے"

اسکے کانوں میں اسکے جملے شہد بن کر گھلتے رہے

"اے اللہ حورین کو میری زندگی میں شامل کر دے" حورین امر کی ہر دعا میں شامل تھی۔

❖❖❖

حورین کو آفس جوائن کئے اب کافی دن ہو رہے تھے وہ یہاں کافی خوش تھی یہاں کا ماحول بہت دوستانہ تھا سب سے گھل مل گئی ذیشان صاحب کو اسکا کام بہت پسند آیا واقعی وہ محنتی تھی اور کریٹیو بھی وہ اپنی گاڑی میں آتی جاتی تھی آج جب وہ آفس سے گھر پہنچی تو ڈرائنگ روم کچھ مہمان بیٹھے تھے وہ جانتی تھی انکا مقصد اس لیے سیدھا اپنے کمرے میں آکر وضو کیا اور نماز پڑھی جب امی اسکے کمرے میں آئی۔

''بیٹا سعدیہ مامی آئی ہیں جلدی نیچے آؤ'' امی حکم صادر کر کے نکل گئیں اسکا تو حلق تک کڑوا ہو گیا سعدیہ مامی اور انکا دو نمبر بیٹا اُف وہ کلس کر رہ گئی ۔بڑبڑاتی اور دوپٹہ درست کرتی جب وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو مظفر اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اتنی تیز نظریں اُسکی کہ سر سے پر تک سکین کرتی تھیں ماں تو بھتیجے کی محبت میں اتنا نہیں سمجھتی تھیں کہ وہ کتنا بڑا ٹھرکی ہے وہ جب سعدیہ مامی سے ملی تو مظفر بھی کھڑا ہو گیا اور ہاتھ ملانے آگے بڑھایا حورین اسے نظر انداز کر کے اپنی ماں کے پاس بیٹھی ۔

''بھائی بتا رہی ہوں شائستہ حورین تو میرے گھر ہی آئے گی'' مامی پیار سے حورین کو دیکھتے ہوئے بولی اور مظفر کی ایکس رے کرتی نظریں پہلے ہی اس پر جمی تھیں۔

''بھابھی مظفر تو میرا اپنا بچہ ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہمایوں اس رشتے کے حق میں نہیں اور صاف بات کرنے کو کہا بیٹی انکی ہے بھابھی میری طرف سے معذرت قبول کریں''مامی اور مظفر کے ساتھ حورین کا منہ بھی کھلا رہ گیا دل ہی دل وہ خوش ہونے لگی ۔

"اتنی بے عزتی میں یاد رکھونگی شائستہ اپنے بھائی سے خود بات کر لینا پھر تم"
سعدیہ مامی غصے سے کہتی اٹھی اور اُنکا بیٹا بھی غصے سے پھنکارتا نکلا شائستہ نے روکنے کی کوشش لیکن وہ غصے میں تھی نہیں رکی انکے جانے کے بعد حورین شائستہ کے گلے سے لپٹ گئی۔

"تُسّی گریٹ ہو ماں جی لویو" شائستہ مصنوعی خفگی سے اُسے ہٹانے لگی۔

"ہاں بس بہت ہوگیا مکھن لگانا چھوڑو ہزار کام پڑے ہیں"۔

حورین اب بیٹھ کر کباب کھانے لگی جو سعدیہ مامی اور انکے بیٹے کے لیے بنائے گئے تھے۔

❖❖❖

آج صبح ہی آفس کے واٹس ایپ گروپ میں میسج آیا کہ آفس کا نیا سی ای او ۹ بجے تک آفس پہنچے گا تو تمام اسٹاف کا موجود ہونا لازمی ہے اس لیے جتنی جلدی کوشش کی اسے آفس پہنچتے نو بج گئے وہ ملکے پستہ رنگ کی لمبی اے لائن قمیض جس پر بیج رنگ سے دھاگے کا کام ہوا تھا کے ساتھ ٹراؤزر پہنے دوپٹہ سر پر اوڑھے سفید

ہیلز اور سفید بیگ لیے تیز دورتی بند ہوتی لفٹ میں گھس گئی اور اپنا مطلوبہ فلور دبایا اندر کھڑا امر موبائل میں مصروف تھا کہ دونوں نے سامنے دھاتی دروازے میں ایک دوسرے کا عکس دیکھا اور ایک جھٹکے سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا لفٹ اوپر جا رہی تھی اور وہ دونوں خاموش کھڑے تقدیر کے اس معجزے پر حیران تھے حورین اب نیچے دیکھنے لگی اپنے جوتوں کو اور امر وہ دھاتی دروازے میں اسکے عکس کو کیا اسکی دعائے مستجاب ٹھہری تھیں لفٹ مطلوبہ فلور پر کھلی زیشان صاحب امر سے ملنے اُسے خوشامدید کرنے دوسرے اسٹاف کے ساتھ لفٹ کے سامنے کھڑے تھے حورین سیدھا اپنے کیبن میں گُھسّی اور اپنی سیٹ پر بیٹھتی چلی گئی آنسوؤں کا ایک گولا اُسکے گلے میں اٹک گیا جس محبت کو اتنے سال اپنے سینے میں دفنایا تھا وہ زندہ و جاوید اسکے سامنے کھڑا تھا ہاں حورین کے دل میں امر بستا تھا یہ ایسا راز تھا کہ وہ خود سے بھی کہنے سے ڈرتی تھی تین سالوں سے ایسا کوئی دن نہ تھا جب اسکی یاد نہ آئی ہو اسکے انسٹاگرام پوسٹوں کو دیکھتی اسکے پوڈکاسٹ سنتی تھی جو حرکت اس نے کی اس کا جواب اس ہی وقت تھپڑ سے دینے کے بعد بھی کتنے عرصے تک اسے اس پر غصہ رہا لیکن وقت گزرتے ساتھ

اسے احساس ہوا غلطی اسکی بھی برابر تھی وہ غلط جگہ پر غلط وقت میں ایک نا محرم کے ساتھ تھی ہی کیوں ،آہستہ آہستہ غصے پر محبت غالب آگئی اور آج اسے سامنے دیکھ کر دل کا راز آنکھوں سے عیاں ہونے کا ڈر تھا دل و دماغ سن سے تھے۔

"حورین دس منٹ میں اسٹاف میٹنگ ہے سی ای او کے ساتھ کانفرنس روم پہنچو" منزّہ دروازے سے سر نکال کے بس اتنا بولی اور چلی گئی ۔

"اف میں اسکا سامنا کیسے کرونگی" سوچتی ہوئی وہ اٹھی اور کانفرنس روم کی طرف چل دی قدم من من بھاری تھے کانفرنس روم میں وہ سب اپنی نشستوں پر بیٹھے انگریزی الفابیٹ یو کی طرح کا کانفریس ٹیبل جس میں سیدھ کی سربراہی کرسی امر کی تھی اور دائیں جانب تیسری کرسی پر حورین کا نام لکھا تھا کاش اسے کوئی آخری کرسی ملی ہوتی اسکی عجیب حالت ہو رہی تھی دل اتنا زور سے دھڑک رہا تھا کہ مانو سینہ توڑ کر باہر نکل آئے گا تب ہی امر اندر داخل ہوا بلیک تھری پیس کلاسک سائڈ پارٹ اونچا لمبا قد اور وہی آنکھیں کالی گھری ہنٹر آنکھیں اور ان پر پلکوں کا جال متوازن چال چلتا ہوا وہ سربراہی کرسی پر بیٹھا بلا کا اٹیٹیوڈ تھا اس

میں کوئی ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا ذیشان صاحب بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ہیڈ اسے بریف کیے جا رہے تھے اور وہ سر کے اشارے سے جواب دے رہا تھا پھر ہر کوئی اپنا تعارف کروانے لگا جب حورین کی باری آئی تو وہ ہمت مجتمع کر کے اعتماد سے کہنے لگی

"حورین ہمایوں مارکیٹنگ مینیجر" اس نے مضبوط لہجے میں کہا اس نے کرسی کے متھے پر کہنی رکھی گال تلے انگلی رکھے بس ایک نظر اسے دیکھا ہر کوئی جب اپنا تعارف کروا چکا تو آخر میں امر اپنی سیٹ پر کھڑا ہوا۔

"اسّلام علیکم میرا نام امر سلمان جعفر ہے اور آپکا نیا باس ہوں امید کرتا ہو دوستانہ ماحول میں کام کیا جائے گا اور کام سے مراد کام ہے تھینک یو" پُر اعتماد لہجہ گمبھیر خوبصورت آواز میں کہتے ساتھ ہی وہ نکلنے لگا۔

"اف ایک تو اتنا ہینڈسم اوپر سے اتنا نخرہ" منزّہ نے تبصرہ کیا حورین نے کوئی جواب نہ دیا

وہ دل ہے دل سوچ رہی تھی یہاں کام کرنا اب مشکل ہے۔

❖❖❖

اگلے دو تین دن اسکا سامنا امر سے نہیں ہوا کیوں کہ وہ کنسٹرکشن سائٹس کے وزٹ پر تھا لیکن آج وہ آفس آیا تھا اور آفس میں بڑی ہلچل تھی تمام ریکارڈ نکالے بیٹھا تھا امر کا پرسنل سیکرٹری چوبیس سالہ ارسلان تھوڑا فربہ سا چشمہ لگا کر بڑاچاک و چوبند سا گھومتا تھا ابھی بھی امر کے سامنے فائلوں کا پلندہ لا پٹخا امر نے آبرو سِکوڑ کر اسے دیکھا۔

"باس آپکا بستر یہیں لگانا پڑے گا رات کو کیوں کہ یہ پلندہ تو دو دن تک ختم ہونے والا نہیں "کہہ کر وہ رکا نہیں اپنے بال سیٹ کر کے نکل گیا۔

"ویئرڈو" امر سر جھٹک کر فائلوں میں مصروف ہوا

لنچ بریک میں امر کھانا آفس میں کھانے کے بجائے کیفیٹیریا میں چلا گیا امر کے داخل ہوتے ہے سب کے بولتے اور کھاتے منہ ساکت ہو گئے امر ذیشان صاحب سے کیفیٹریا کی بابت تبصرہ کرنے لگا کہ یہ کیوں ہے یہ کیوں نہیں حورین منزّہ اور سارا کے ساتھ بیٹھی تھی آج حورین نے سفید چکن کا جوڑا پہنا تھا ساتھ رنگین پرنٹڈ

دوپٹہ اور سفید ہیلز بال کھلے تھے اور ہلکے لیئرز میں کٹے بلو ڈرائی کی ہوئے تھے امر حورین کے بالکل ساتھ والی ٹیبل پر بیٹھا ایسے کہ حورین ساتھ والی میز کی مخالف کُرسی پر بیٹھی تھی ذیشان صاحب نے اپنا اور اسکا کھانا منگوایا اور ساتھ بیٹھے ڈسکس بھی کرتے جا رہے تھے۔

"یہ جا کر ماڈلنگ کیوں نہیں کرتا" منزّہ نے سارا کان میں کہا۔

"خود جا کر پوچھ لو" سارا نے آبرو کے اشارے سے کہا۔

"میں پوچھ بھی لونگی" منزّہ نے بھی آبرو اشارے سے کہہ۔

"شش" حورین نے اشارہ کیا لیکن منزّہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ایکسکیوز می باس" منزّہ نے گلا کھنکار کر اسے پکارا وہ ذیشان صاحب کی کوئی بات سن رہا تھا اس کی طرف دیکھا۔

"باس یہ سارا پوچھ رہی ہے کہ آپ ماڈلنگ کیوں نہیں کرتے؟" ہر کوئی اُنکی طرف متوجہ تھا سن کر سب خاموش ہوئے۔

"مجھے شوق نہیں اس لئے "کہہ کر وہ دوبارہ سے ذیشان صاحب کی طرف متوجہ ہوا لیکن ذیشان صاحب تو منزّہ کی اس جسارت پر دنگ رہ گئے کیفیٹیریا میں ایک شور سا اٹھا حورین اپنی مسکراہٹ دبائے بیٹھی جبکہ سارا کا غصے سے بُرا حال تھا حورین کھانا ختم کر چکی تھی اس لیے لفٹ کی طرف چلی گئی وہ لفٹ کے سامنے کھڑی تھی جب امر فون پر بات کرتا آیا اور لفٹ کے سامنے کھڑا ہوا لفٹ کے دروازے کھلے تو وہ دونوں اندر داخل ہوئے لفٹ کے دروازے بند ہوئے دونوں کا عکس دروازے میں نظر آنے لگا۔

فون بند کر کے جیب میں ڈالا اور اسکا عکس دیکھنے لگا گزرے سالوں میں وہ اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی کیا اُس نے کبھی اُسے یاد کیا ہوگا۔

خاموشی سے لفٹ کا سفر تمام ہوا دونوں شاید ایک دوسرے کی اپنی موجودگی کا یقین دلا رہے تھے حورین اپنے آفس آکر لیپ ٹاپ کھولے اُنگلیاں چلا رہی تھی جب ارسلان اسکے کیبن میں آیا۔

''مس حورین آپ کے لیے بلاوا ہے موت کے فرشتے کی طرف سے'' وہ آیا اور ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔

''کیا؟'' حورین حیران ہوئی۔

''باس نے بلایا ہے'' کہہ کر وہ نکل گیا۔

''نمونہ'' حورین کہہ کر امر کے آفس کی طرف آئی دروازے پر دستک دی ۔

''کم ان'' وہ مصروف سا ڈیسک ٹاپ کے مونیٹر پر کچھ دیکھ رہا تھا۔

''آپ نے بلایا'' حورین اندر داخل ہوتے ہوئے بولی

''جی بیٹھیں پلیز'' امر نے کرسی کی طرف اشارہ کیا

'' مس حورین یہ ڈیٹا ہمارے پچھلے پروجیکٹ کا ہے آپ نے بنایا''اسنے سکرین حورین کی طرف موڑ کر کہا حورین نے بیٹھتے ہوئے سکرین کی طرف دیکھا

''جی یہ میں نے بنایا ہے'' اس نے سکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا نظریں ملی دل ڈوب کر ابھرا کیا وہ مجھے بھول چکا ہے یا ابھی تک وہ تھپڑ اسے یاد ہے۔

"یہ ہمارے موجودہ پراجیکٹ کی فائل ہے آپ اِسی طرح اسکی فائل بنا کر ویبسائٹ پر اپلوڈ کریں" ایک فائل کا اسکی سامنے پٹخ کر اس نے کہا۔

"اوکے" اس نے فائل اٹھائی اور وہ نکلنے لگی تو اسے لگا اُسکا دوپٹہ کسی نے پکڑ کر کھینچا وہ رکی دل زور سے دھڑکا یہ کیا حرکت کی امر نے آہستہ سے مڑ کر دیکھا تو کرسی کے ہینڈل میں دوپٹے کا ٹسل اٹک گیا تھا امر نے بھی اسے رکتے دیکھا تو اس ہی طرف دیکھا

"کورین ڈرامے ذرا کم دیکھا کرو" اسکی طرف دیکھے بغیر وہ بولا sحورین کو شدید خفت کا احساس ہوا اور گہری سانس بھر کر اسنے دوپٹہ کھینچا اور اپنے کیبن میں آگئی کام کرتے کرتے وقت کا پتا تب چلا جب امر اسکے آفس کے سامنے سے گزر رہا تھا ٹھٹک کر رکا دیکھا وہ بالوں کا جوڑا بنائے کرسی پہ بیٹھی لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی انگلیاں چلا رہی تھی ۔

''مس حورین آپ ابھی تک گھر کیوں نہیں گئیں '' وہ اسکے کیبن کے سامنے کھڑا بازو پر کوٹ ڈالے ٹائی ڈھیلی کیے اس سے پوچھ رہا تھا حورین نے اپنی گھڑی دیکھی ۔

''بس ابھی نکلنے لگی ہوں'' وہ لیپ ٹاپ بند کر کے اٹھی اپنا بیگ اُٹھایا اور کیبن سے نکلی امر بھی اسکے ساتھ ہی نکلا۔

''کیسی ہو حورین؟'' حورین کے چلتے قدم رکے دل کو دھکّا سا لگا ۔

''ٹھیک ہوں تم کیسے ہو '' امر نے اُسکی طرف دیکھا

''ٹھیک ہوں'' آہستہ سے کہا لفٹ کی طرف جاتے ہوئے کچھ لمحے توقف کے بعد امر بولا ''مجھے معاف کر دو حورین '' امر کی آواز میں ندامت تھی

''میں کب کا معاف کر چکی ہوں''وہ بولی تو آواز میں نرمی تھی امر مسکرایا وہ لفٹ سے سیدھا پارکنگ میں بیسمنٹ آ گئے ۔

''تمہیں گھر چھوڑ دوں '' امر نے پوچھا

"نہیں میرے پاس گاڑی ہے" اس نے ریموٹ دیکھا کر بٹن دبایا.بیپ کی آواز سے لاک کھل گئے

"تم بہت بدل گئے ہو امر" اپنی گاڑی کی طرف جاتے ہوئے حورین نے کہا۔

"ہاں دعائیں مستجاب ٹھہرتی ہیں اور زندگی ایک یوٹرن لیتی ہے" وہ پرسکون تھا ۔

"ہاں وہ لمحہ جب ہمیں انکشاف ہوتا ہے کہ جو راستے بھٹکنے کے ہیں وہ ہر دنیا میں زہر گھولتے ہیں" وہ اپنی گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولی ۔

"اور وہ انکشاف مجھے مالدیوز میں تم سے ملنے کے بعد ہوا" حورین کی آنکھوں میں روشنی سی چمکی اور وہ اپنی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتی ہوئی گاڑی نکل کر لے گئی ۔

امر وہیں کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا پھر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہ بھی نکلنے لگا ۔

❖❖❖

حوریں صبح جانے کے لیے بالکل تیار تھی باہر نکلی تو یوسف کی گاڑی اُسکی گاڑی کے پیچھے کھڑی تھی

"اف یہ یوسف بھی ناپتہ بھی ہے صبح میں نے جانا ہوتا ہے لا کر گاڑی یہاں کھڑی کر دی" وہ جھنجھلائی ہوئی اندر جانے لگی کہ زایان اپنے پورشن سے اِسی طرف آیا۔

"کیا ہوا حور آپی کیوں غصے میں ہو" وہ بالکل تیار یونیورسٹی جانے کے لیے نکل رہا تھا زایان قد کاٹھ میں لمبا چوڑا تھا داڑھی رکھنے کی وجہ سے عمر میں بڑا لگنے لگا تھا۔

"یوسف کی وجہ سے پتہ نہیں کب سدھرے گا میں آفس کے لئے لیٹ ہو رہی ہوں اب یہ گاڑیاں نکالنے میں دس پندرہ منٹ تو لگ ہی جائیں گے" اسے شدید غصہ آیا۔

"اوہو صبح صبح موڈ کیوں خراب کر رہی ہو آپی آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں پھر واپسی پر پک کر لونگا" زایان کہتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا حورین بھی غنیمت جان کر بیٹھ گئی۔

زایان گاڑی بیسمینٹ پارکنگ میں بالکل لفٹ کے سامنے لے آیا اتفاقاً اس ہی وقت امر بھی اپنی گاڑی سے نکل کر لفٹ کی طرف آرہا تھا امر نے حورین کو گاڑی

سے اُترتے اور اس نوجوان سے ہنستے ہوئے بات کرتے دیکھا چہرہ نہیں دیکھ پایا بس سائڈ سے داڑھی اور دھوپ کا چشمہ لگا ہوا دیکھا حورین ہاتھ ہلاتی اللہ حافظ کہتی لفٹ کی طرف بڑھی تو امر کو لفٹ کے سامنے کھڑے پایا گرے تھری پیس کلاسک سائڈ پارٹ میں وہ بہت سنجیدہ لگ رہا تھا حورین نے سلام دیا جس کا اس نے سر کی جنبش سے جواب دیا اسکے آبرو تنے ہوئے سینے میں کچھ جلنے لگا وہ دونوں لفٹ میں سوار ہوئے مطلوبہ فلور تک سفر خاموشی سے کٹا لفٹ رکتے ہی امر نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"مس حورین کل والا ڈیٹا آدھے گھنٹے تک میرے ڈسک پر ہونا چاہیئے نو ایکسکیوزز "کہتا وہ تیزی سے آگے بڑھا حورین حیران سی اسے دیکھنے لگی خیر وہ جلدی جلدی اپنے آفس میں آئی اور دوبارہ سے اپنا کام چیک کرنے لگی کل سارا مکمل تو کر لیا تھا لیکن کچھ آخری چیزیں بچتی تھیں۔

امر اپنے آفس میں آیا تو ارسلان اسکے پیچھے آکر اسے آج کے کاموں کی لسٹ تھمائے اپڈیٹ دینے لگا

''آؤٹ'' وہ جُھنجُلایا ہوا بولا۔

''راجر باس'' ارسلان سلیوٹ کرتا نکل گیا۔

''ایڈیٹ'' غصے سے کہتا اپنی پاور سیٹ پر آبیٹھا صبح صبح ہی موڈ خراب ہو گیا تھا اسکا ذیشان صاحب اندر آئے دبئی والے نئے پراجیکٹ کے بلیو پرنٹس دکھانے لگے جس پر کچھ دنوں سے کام شروع ہوا تھا اور اسے سائٹ پر وزٹ کرنا تھا یہ ساری ڈیٹیل ذیشان صاحب اور بورڈ کے دو اور ممبران سے ڈسکس کر رہے تھے جب ارسلان نے اسے حورین کے آنے کی اطلاع دی امر نے اسے اندر بلایا جہاں وہ اور دوسرے بورڈ آف ڈائریکٹرز صوفے پر بیٹھے نئے پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔

''سر کل والی فائل میں کمپنی ویبسائٹ پر اپلوڈ کر دی ہے آپ چیک کریں'' حورین نے صوفہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا امر نے اسکی طرف دیکھا پھر کھڑا ہو گیا چل کر ڈیسک ٹاپ کے مانیٹر کے سامنے جھک کر کی بورڈ پر اُنگلیاں چلائیں آنکھیں چھوٹی کر کے فائل دیکھی پھر ذیشان صاحب سے مخاطب ہوا

"ذیشان صاحب آئندہ کسی کو ہائر کرنے سے پہلے اسکی قابلیت ذرا دیکھ کر ہائر کریں" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا صوفہ کی طرف آیا "آپ جا سکتی ہیں" حورین کی طرف دیکھے بغیر کہا حورین کو بہت زیادہ احساس توہین ہوا اسکا چہرہ خفّت کے مارے سرخ ہو گیا وہ اسکے آفس سے نکل کر اپنے کیبن میں آئی اور اپنی چیئر پر بیٹھ کر چند گہری سانسیں لیں دل کیا جا کر استعفیٰ اُسکے منہ پر مار دے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر ٹیبل پر دے ماری۔

"سمجھتا کیا ہے خود کو بدتمیز" کسی بھی طور اسکا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

❖❖❖

"سر آپ نے مس حورین کا کہا تھا کہ میں نے انہیں کیوں ہائر کیا تو سر اُنکو سلمان صاحب نے ہی ہائر کیا اُنکے والد سے واقفیت کی بنا پر" ذیشان صاحب نے ایک فائل انکے سامنے رکھی۔

"اچھا تو سفارش سے آئی ہے" امر کے سینے میں لگی آگ کم ہو کر ہی نہیں دے رہی تھی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ نوجوان اسکی گاڑی سے نکلتی حورین اس

نہج پر تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ اسکی منگنی ہو سکتی ہے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یہ سوچ آتے ہی از سرِ اے نو بے چینی دل کو لپیٹ میں لینے لگی۔

"سریہ دیکھیں انکا اکیڈمک ریکارڈ ہمارے ہائر کردہ تمام اسٹاف سے زیادہ قابل ہیں" امرنے وہ فائل پکڑی ذیشان صاحب چلے گئے اس میں حورین کی سی وی تھی اسکی تصویر لگی تھی اسکا موبائل نمبر اور ماریشل سٹیٹس سنگل ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر ابھری دل کو سکون سا ملا کیا سوچ کر اس نے اُسکا موبائل نمبر اپنے فون پر سیو کیا اور فائل اپنے دراز میں رکھ دی کچھ سیکنڈ بعد اسکا انسٹاگرام نوٹیفکیشن بجا اس نے چیک کر کے دیکھا تو۔

"Hoorain Humayun is in your followers request to follow back" اسے اچھنبہ سا ہُوا اس نے انسٹاگرام کھولا اور حورین کا اکائونٹ چیک کیا تو Silent observer کے نام سے اکاؤنٹ تھا یہ اکاؤنٹ اور یہ نام تو وہ جانتا تھا اسکے دماغ میں جھماکا سا ہوا یہ اکاؤنٹ تو بہت عرصے سے اسے فالو کرتا تھا اسکے ہر پوسٹ پر لائک سب سے پہلے اِسی اکاؤنٹ سے آتا تھا وہ سن سا بیٹھا اپنا فون دیکھتا رہا وہ اتنے عرصے

سے جانتی تھی وہ کہاں ہے وہ اسے دیکھتی رہی تھی لیکن کبھی اسے کانٹیکٹ نہیں کیا لیکن کیا اسکے دل میں کوئی جذبہ تھا اسکے لیے تب ہی وہ پچھلے تین سال سے اسے خاموشی سے دیکھتی رہی ۔

ارسلان حورین کو بُلاؤ پانچ منٹ بعد ہی وہ آئی اندر داخل ہوئی تو انداز خفا تھا امر کوٹ اسٹینڈ پر لٹکائے ٹائی ڈھیلی کر کے کف موڑے کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔

"بیٹھو" مڑ کر نہیں دیکھا ۔

"میں بیٹھنے نہیں آئی آپ کو جو کام ہے بول دیں میں چلی جاونگی باس" جلے کٹے انداز میں کہتی باس پر زور دے کر بولی امر نے گہری سانس لی پھر آکر ایگزیکٹو ٹیبل کے آگے رکھی کرسی کے کی طرف اشارہ کیا "پلیز حورین" بہت ہی نرم لہجہ حورین غصے سے بیٹھی اور ہاتھ سینے پر باندھے جیسے کوئی بچہ ناراض ہوتا ہے اور منہ پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگی جب دوسری کرسی کھینچ کر وہ اسکے سامنے بیٹھا

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ ؟" بہت ہی مدھم آواز میں پوچھا گیا حورین کا غصہ حیرت میں بدلا۔

"میں نے کیا کیا؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔

"تم پچھلے تین سال سے جانتی تھی میں کہاں ہوں پھر تم نے کانٹیکٹ کیوں نہیں کیا" اس نے گلہ کیا

حورین نے اسے اچھنبے سے دیکھا تو اسے پتہ چل چُکا تھا۔

"میں اپنے والدین کو بھجوا دیتا تمہارے گھر ہم بات کر کے معاملہ سیٹل کر لیتے" دکھ پچھتاوا کیا نہیں تھا اسکی آواز میں حورین تھوڑی دیر خاموش رہی پھر بولی۔

"مجھے غصہ تھا تم پر لیکن پھر احساس ہوا کے غلطی میری بھی تھی اور سزا میں تمہیں دے چکی ہوں اس لیے بہتر یہی ہیں ہمارے راستے جدا رہیں" حورین نے اس سے نگاہیں چراتے کہا۔

"پھر بھی مجھے سٹاک کرتی تھی" امر اب ملکے سے اس نے فائل اٹھائی اور وہ نکلنے لگی تو اسے لگا اُسکا دوپٹہ کسی نے پکڑ کر کھینچا وہ رکی دل زور سے دھڑکا یہ کیا حرکت کی امر نے آہستہ سے مڑ کر دیکھا تو کرسی کے ہینڈل میں دوپٹے کا ٹسل اٹک گیا تھا امر نے بھی اسے رکتے دیکھا تو اس ہی طرف دیکھ مسکرایا حورین گڑبڑائی۔

"نہیں، نہیں تو میں تو بس ایسے ہی" اس سے بات نا بن پائی امر مسکرایا۔

"اور صبح وہ کون تھا جسکی گاڑی سے تم اتری" امر کے دل میں ایک خوف سا تھا کہیں اسکا خدشہ درست نہ ثابت ہو حورین نے غور سے امر کو دیکھا اچھا تو یہ بات تھی صبح صبح جو اسکا موڈ اتنا خراب تھا حورین نے ہنکارا بھرا۔

"دراصل امر میں تمہیں بتانا چاہتی تھی" کہہ کر وہ چپ ہوئی امر کی بے چینی سوا ہوئی۔

"کیا بتانا چاہتی تھی؟"۔

"وہ میرا کزن ہے" حورین جان بوجھ کر وقفے دینے لگی۔

"کون سا کزن؟" اسے لگا سانس بند ہو رہی ہے گھٹن ہو رہی ہے۔

"زایان" امر بھنویں سکوڑے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"ارے وہی جو مالدیوز میں میرے ساتھ تھے میرے کزن" امر کی جیسے سانس بحال ہوئی۔

"اتنا بڑا ہو گیا تین سال میں میرے جتنا لگتا ہے" امر نے سکون کا سانس لیا حورین نے مسکراہٹ دبائی۔

"تم جیلس ہو رہے تھے اس سے؟" حوریں نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔

"ہاں کیوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور" امر کی بات منہ میں تھی کہ ارسلان آفس میں داخل ہوا

"محبت؟" ارسلان نے امر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"تہذیب نام کی کوئی چیز ہے تم میں بندہ دستک دے کر اجازت لے کر اندر آتا ہے" امر غصے سے اُسے دیکھنے لگا۔

"جی باس تہذیب بہت ہے اور مس حورین تھیں اندر آپ اکیلے نہیں تھے تب ہی اندر چلا آیا" ارسلان نے اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا حورین اپنی ہنسی دبائے اٹھی۔

"باس میں جاؤں؟" حورین نے امر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مس حورین آپ کے ساتھ میری میٹنگ ختم نہیں ہوئی" امر اٹھ کر اپنے کافی ٹیبل کی طرف آیا اور کافی کا کپ نکالنے لگا۔

"لیکن باس میں آپکو بریف کر چکی ہوں میں چلتی ہوں" کہتے ہوئے وہ مسکرا کر اُسکے آفس سے نکلی

"باس یہ محبت کی بات بتائی نہیں آپ نے" ارسلان چشمہ کے پیچھے سے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھنے لگا۔

"بہت لاپرواہ ہے وہ میں یہی کہہ رہا تھا کام سے محبت اور وفاداری ہونی چاہئے" امر نے کافی میکر کا بٹن دباتے ہوئے بات بنائی ۔

"جیسے مجھے ہے" وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر گہری سانس لے کر بولا۔

امر سر جھٹک کر رہ گیا ۔

❖❖❖

اگلے دن وہ آفس سے ذرا جلدی نکلی فارغ تھی تو مال کی طرف گئی ملکے پیلے رنگ کے سوٹ میں جس میں سفید پھولوں کا پرنٹ تھا دوپٹہ سر پہ اوڑھے کہ اُسکا ایک پلو آگے اور ایک پیچھے دکانوں پر نظر دوڑاتی کچھ ونڈو شاپنگ کی۔

"حورین" ایک نسوانی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی مڑ کر دیکھا تو اسکی بیسٹ فرینڈ ماہنور اسکی طرف بڑھتی آئی دونوں گلے ملیں۔

"کہاں ہو تم جاب کر کے مجھے بھول ہی گئی ہو" ماہنور اس سے گلہ کرنے لگی۔

"چلو بیٹھ کر کافی پیتے ہیں" وہ اسکے بازو میں بازو ڈال کر ہنستی باتیں کرتی ایسپریسو میں داخل ہوئیں جب حورین کی نظر وہاں بیٹھے امر پر پڑی جو بلیک ڈریس شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے سلور رولیکس ہاتھ میں پہنے شرٹ کے کف موڑھے مقابل بیٹھے شخص کی بات سن رہا تھا اور کافی کے سِپ لے رہا تھا دفعتاً اسکی نظر بھی حورین پر پڑی لیکن پھر سے اپنے مقابل بیٹھے شخص کی طرف متوجہ ہوا حورین اور ماہنور بھی ایک میز پر بیٹھ گئے حورین نے آرڈر دیا جب تک انکا آرڈر آیا امر کے ساتھ بیٹھا شخص چلا گیا تو وہ حورین کے پاس رُکا۔

"اسّلام علیکم "امر نے رُک کر سلام کیا ماہنور نے سوالیہ نظروں سے حورین کو دیکھا۔

"ماہنور یہ میرے باس ہیں امر سلمان جعفر اور امر یہ میری بیسٹ فرینڈ ہے ماہنور" حورین نے تعارف کروایا۔

"اوہ تو یہ ہیں وہ شادی کب ہے پھر "ماہنور اپنی دھن میں بولے گئی حورین کو جھٹکا لگا امر بھی حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔

"شادی؟"دونوں نے یک زبان ہو کر کہا۔

"ہاں آپ دونوں کی شادی "ماہنور نے باری باری دونوں کو دیکھا۔

"ماہنور کیا کہہ رہی ہو"حورین کا بس نہ چلا ماہنور کے منہ پر ہاتھ رکھ دے۔

"یہ وہی ہیں نا جنھوں نے مالدیوز میں شادی کا پرپوزل دیا تھا" ماہنور نے یاد کر کے کہا

"جی وہی" اب کی بار امر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا حورین پر تو مانو گھڑوں پانی گر گیا ماہنور سے ایک دفعہ صرف پرپوزل کا ذکر کیا تھا اب بہت پچھتاوا ہو رہا تھا۔

"ماہنور پلیز وہ بہت پرانی بات ہے" حورین کو سمجھ نہی آرہی تھی کہ معاملہ اب کیسے سنبھالے۔

"لیکن میں ابھی بھی اپنی اس بات پر قائم ہوں" امر نے ماہنور کو دیکھتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

"تو پھر شادی کب ہے" ماہنور کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔

"جب حورین چاہے" امر نے محبت بھری نظروں سے حورین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کھڑے کیوں ہیں بیٹھ جائیں" ماہنور نے اسے بٹھایا جبکہ حورین کا خفّت کے مارے برا حال تھا اب رہ رہ کر حورین کو ماہنور سے یہ بات شیئر کرنے کا ملال ہو رہا تھا۔

وہ بیٹھ گیا تھوڑی دیر یہاں وہاں کی باتیں ہوئیں پھر ماہنور چلی گئی تو امر اور حورین پارکنگ ایریا تک آئے امر حورین کو اسکی گاڑی تک چھوڑنے آیا تو وہیں پر مُظفر اپنی گاڑی سے نکلتا نظر آیا مظفر کی نظر امر اور حورین پر ہنستے باتیں کرتے پڑی غصے کا جوار بھاٹا سا اسکے اندر پکنے لگا۔

"تو یہ وجہ ہے پُھپّو کے اِنکار کی میں تو تمہیں برا نیک پروین سمجھتا تھا" مظفر حورین کے سامنے آکر تنفر سے بولا۔

"بکواس بند کرو اپنی" حورین کا دل کیا اسکا منہ نوچ لے۔

"اس امیر زادے میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں" حورین کوئی جواب دیتی اس سے پہلے ہی مظفر کے منہ پر ایسا مکّا پڑا کہ چار فٹ جا کر دور گرا امر آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس پنجوں کے بل بیٹھا مظفر اپنی ناک پکڑے درد سے بِلبِلا رہا تھا جبکہ حورین ششدر سی کھڑی دیکھ رہے تھی۔

"ہاں تو کیا پوچھ رہے تھے تم "اسکا گریبان پکڑ کر اپنے قریب لایا "اگر منہ سے اب حورین کا نام بھی لیا تو افریقہ کے جنگلوں میں پھنکوا دونگا مجھے ہلکا نہ لینا"

مظفر کی سٹی ایسے گم ہوئی اتنا تیز بھاگا کہ شاید میراتھون میں حصہ لیتا تو ایک میڈل مل جاتا امر اٹھا اور حورین کی گاڑی کا دروازہ کھولا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا وہ ٹھنڈی سانس بھر کر گاڑی میں آکر بیٹھی دل خوشی اور مان سے بھر گیا تھا۔

"اپنا خیال رکھنا" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے وہ بولی وہ سر ہلا کر رہ گیا۔

اس نے گاڑی آگے بڑھا دی دل محبت کے جذبے سے سرشار تھا۔

❖❖❖

امر کے والدین اگلے دن ہی اُسکے گھر رشتہ مانگنے آئے حورین انہیں بہت پسند آئی سلمان صاحب کی ہمایوں سے واقفیت بھی نکل آئی منگنی کے بجائے شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی ۱۵ دن بعد کی ڈیٹ ملی وقت کم تھا کام زیادہ حورین نے آفس جانا چھوڑ دیا مال اور بازار کے چکر لگتے کرتے کرتے شادی کا دن آپہنچا نکاح مہندی کے ساتھ ہی ہوگیا تھا بارات دن حورین نے سرخ عروسی لہنگا اور امر نے کالی شیروانی دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے کبھی کانوں میں

سرگوشیاں کرتے تو کبھی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے آفس کا سارا اسٹاف مدعو تھا۔

"باس آپ تو بڑے چھپے رستم نکلے" سارا نے کہا

"کیوں؟"۔

"اتنے اچانک سے شادی کرلی وہ بھی حورین سے ہمیں تو پتہ بھی نا چلا"۔

"میں نے سنا تھا باس کو محبت کا لفظ بولتے ہوے" ارسلان ہاتھ کھڑا کر کے بولا۔

"ارسلان تم فائرڈ ہو"۔

"باس مجھے ایسا مذاق بالکل پسند نہیں" ارسلان مصنوعی غصے سے بولا اور سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

❖❖❖

سرخ لباس میں بیڈ پر بیٹھی تھی جب امر دروازہ کھول کر آیا کتنے رسم او رواج بنٹا بنٹا کر وہ آخر کار یہاں تک پہنچا الماری سے ایک ڈبہ نکالا اور بیڈ تک آیا اس کے سامنے بیٹھا وہ اپنی گود میں رکھی اپنی ہتھیلیاں دیکھ رہی تھی ۔

حورین ایک دفعہ تم نے کہا تھا کہ تحفے محرموں کے ہی دیے اچھے لگتے ہیں "اس نے ڈبہ کھولا گولڈن رنگ کے ہیلز جو اس نے مالدیوز کے مال میں خریدے تھے ۔

"یہ ابھی تک تمہارے پاس" اس سے آگے وہ نہ بول پائی ۔

"تمہارا محرم بن کر تمہیں دینا چاہتا تھا" حورین نے ڈبہ پکڑ لیا آنکھوں میں محبت کی شادمانی کے موتی چمک اٹھے پھر ایک مخملین ڈبہ نکالا اس میں ایک انگوٹھی تھی اس نے اسے انگوٹھی پہنائی امر کی آنکھوں میں محبت کے ہزاروں جذبے تھے اسکی محبت پاکیزا تھی محرم بن چکی تھی وہ اب اسے حاصل تھی ۔

✦ ختم شد ✦